بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث
بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ
اہلِ حدیث لاہور
مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان
مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | ۲۲ تا ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ یکم تا 7 اپریل 2016ء | شمارہ: 14

حقوقِ نسواں بل واپس لے کر دینی اَقدار کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔
امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

''رَعدُ الشمال''
فوجی مشقوں کی گھن گرج.....!

ردّ قادیانیت میں علمائے اہل حدیث کی خدمات.....!

شہیدِ ملّت کا سفرِ آخرت اور جنت البقیع میں تدفین.....!

- عہد نبوی ﷺ میں کتابتِ حدیث کا اہتمام.....!
- جب خلیفہ ہارون الرشید نے شاہِ روم کو خط لکھا
- ازدواجی زندگی کو کیسے خوشگوار بنائیں.....!
- تکبر اور سرکشی سے بچاؤ کیسے ممکن.....؟!

قرآن و حدیث کی روشنی میں

سفید بالوں کو رنگنا.....؟!

ایک روایت کی تحقیق.....؟!

رسول اللہ ﷺ کا دیدار.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

غیبت سے بچیے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴾(الحجرات)

''اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ یقیناً تمہیں اس سے گھن آئے گی تو پھر اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ وہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے۔''

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں انسانی فطرت اور نفسیات کے مطابق ہدایات وتعلیمات ہیں، اور ہوں بھی کیوں نا! یہ اسی خالق کا کلام ہی تو ہے جس نے اس حضرت انسان کو پیدا فرمایا آپس میں دشمنی اور عداوت کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟ محبت، الفت اور اتحاد کے رشتوں کی بنیاد کون سے خصائل ہیں؟ کن کن صفات کا حامل ہوکر انسان ہر دلعزیز بن سکتا ہے؟ اور کون سی ایسی چیزیں ہیں جو معاشرتی بگاڑ اور اتحاد و اتفاق کے شیرازہ کو بکھیرنے کا باعث بنتی ہیں؟ آیت مذکورہ ایسے ہی سیاق وسباق میں ہے جس میں چند ایسی عادات قبیحہ کا بیان ہے جن سے بچنا ضروری ہے' انہی میں سے ایک غیبت ہے۔ غیبت کا لفظی مطلب پوشیدہ ہونا اور سامنے نہ ہونا ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں کسی شخص کا اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں ایسی عادت بیان کرنا جو اسے ناگوار گزرے' اگرچہ وہ بات یا عادت واقعی اس میں موجود ہو۔ اس عادت بد کی سنگینی کا اندازہ اسی چیز سے ہی ہوجاتا ہے جو آیت مذکورہ میں بیان ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝﴾(الھمزۃ)

''خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے اور عیب چننے والے کے لیے۔''

یہ چیز انسان کے ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اللہ کے دو فرشتے انسان کے ایک ایک بول کو اپنی کتاب میں محفوظ کر رہے ہیں، فرمایا:

﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝﴾(ق)

''دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں، جب بھی کوئی لفظ اس کے منہ سے نکلتا ہے تو ایک محفوظ (ریکارڈ) کرنے والا موجود ہے۔''

کیا دو محافظوں کو موجودگی ہمیں متنبہ نہیں کرتی کہ ہم چغلی اور غیبت جیسے اعمال قبیحہ سے اپنے آپ کو محفوظ کریں؟ حضور ﷺ نے مسلمان کی عزت، جان اور مال کے احترام کو کعبہ مشرفہ اور حج کے مہینوں سے تشبیہ دے کر قابل احترام قرار دیا ہے تو پھر ایک مسلمان بھائی کیوں غیبت کے ذریعے اپنے بھائی کی عزت کی دھجیاں بکھیرنے کی کوشش کرتا ہے؟

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

اچھے اور برے ساتھی کی مثال

[عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالجَلِيسِ السُّوْءِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ المِسْكِ وَكِيرِ الحَدَّادِ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ المِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ، أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً.] (متفق عليه)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نیک اور برے ساتھی کی مثال خوشبو اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے۔ خوشبو بیچنے والا ساتھی ممکن ہے وہ آپ کو کچھ تحفہ دے دے یا تو اس سے خوشبو خرید لے یا تجھے اس کی عمدہ خوشبو آتی رہے اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو محسوس کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم واضح ہے کہ اچھے ساتھی کے ساتھ انسان اچھا بن جاتا ہے۔ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور برے ساتھی سے ہر کوئی دور ہوجاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اچھے ساتھی کے متعلق بیان فرماتے ہوئے خوشبو بیچنے والے کی مثال بیان فرمائی کہ وہ فائدہ مند ہے۔ خوشبو از خود مہکتی ہے۔

خوشبو والے کے پاس بیٹھنے والا راحت محسوس کرتا ہے وہ اسے خوشبو کا قطرہ دے دے گا یا آپ اس سے خوشبو خرید لیں گے یا ویسے ہی مہک پھوٹتی رہے گی یعنی ہر حال میں فائدہ ہے۔ جبکہ بھٹی دھونکنے والے کے پاس بیٹھنے سے لوہے اور لکڑی کے جلنے کی بو آئے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی چنگاری اڑ کر آپ کے کپڑوں پر گر جائے اور کپڑے کو جلا دے۔ اگر کپڑے جلنے کی نوبت نہیں آتی تو بُو ضرور محسوس ہوتی ہے۔

یہی مثال اچھے اور برے ساتھی کی ہے۔ اچھا ساتھی ہمیشہ اچھی بات کرے گا' بھلائی کی تعلیم دے گا اور خیر خواہی کرے گا جبکہ برا ساتھی برائی کی طرف راغب کرے گا۔ بھلائی سے دور لے جائے گا جس کے نتیجے میں انسان اللہ کی رحمت سے دور ہوجاتا ہے۔ ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کرنی چاہیے اور بری صحبت سے بچنا چاہیے جیسے کہ فارسی زبان کے ایک شاعر نے کہا ہے:

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالع ترا طالع کند

حقوقِ خواتین بل مسترد!

آج عورت کو جو حالات ومواقع میسر ہیں وہ آج سے سینکڑوں برس پہلے نہ تھے۔ زمانہ قدیم میں عرب میں عورت نحوست کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ لڑکی کی پیدائش قبیلے میں باپ کا سر نیچا کر دیتی اور وہ قبیلے سے مارے ندامت کے منہ چھپائے پھرتا۔ بعض عرب قبائل تو لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ خاوند کے مر جانے پر بیویاں وراثت میں تقسیم کر دی جاتیں۔ نہ شادی کا کوئی دستور تھا نہ طلاق کا کوئی قاعدہ۔ بس جب چاہا پاس رکھا اور جب چاہا چھوڑ دیا۔ عرب معاشرے میں عورت کا وراثت میں کوئی حصہ نہ تھا۔ دوسرے خطوں میں بھی عورت ایسے ہی حالات سے دو چار تھی۔ مصر میں جب دریائے نیل کا بہاؤ رک جاتا تو وہاں کے باشندے ہر سال کسی حسین ترین دوشیزہ کو دریا کی بھینٹ چڑھاتے تا کہ دریا معمول پر آجائے۔ ہندوستان کے ہندو عورت کے مستقل وجود کے قائل نہ تھے۔ عورت کی پہچان صرف اور صرف مرد تھا۔ اگر کوئی ہندو خاوند مر جاتا تو عورت کو بھی اس کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا۔ عیسائی بھی ہندوؤں کی طرح عورت کے مستقل وجود کے قائل نہ تھے۔

عورت کی یہ حالت صدیوں تک قائم رہی۔ اسلام کی آمد پر ظلمت کی گھٹائیں چھٹ گئیں اور رحمت کی برکھا شروع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور لوگوں کو بتایا کہ عورت اتنی ہی قابل عزت ومحترم ہے جتنا کہ مرد۔ تم سب ایک ہی نفس سے بنائے گئے ہو۔ اسی سے تمہاری نسل آگے بڑھائی گئی ہے۔ نظام عالم کی بقاء بنی نوع انسان کی بقا سے وابستہ ہے اور بنی نوع انسان کی بقاء زن ومرد کے باہمی تعاون واشتراک پر منحصر ہے۔ اس لیے فاطر کائنات نے ان کے اعضاء قویٰ کو مختلف شکل وصورت میں ڈھالنے کے باوجود ان میں جذب وانجذاب کا مادہ اور صنفی کشش پیدا کر کے ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم بنا دیا۔ اسلام نے شادی کا مقدس رشتہ قائم کیا اور اسے ایک مرد وعورت کے درمیان معاہدہ قرار دیا۔ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا لباس کہا۔ ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ.....﴾ (النسآء: ۳۴) مردوں کو عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید کی اور انہیں مارنے سے روکا۔ گھریلو ذمہ داریاں عورت کے سپرد کیں یعنی عورت کا دائرہ کار سیاست وریاست نہیں اور نہ کاروبار کی مشقتیں ہیں بلکہ گھر کے اندر امور خانہ داری اور بچوں کی نگہداشت اور تربیت ہے جبکہ مرد کے ذمہ جملہ بیرونی ذمہ داریاں لگا دیں۔ شوہر کو حسب حیثیت بیوی بچوں کا کفیل ٹھہرایا۔ مردوں کو اقتصاری ذمہ داری اور جسمانی وذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے عورتوں پر حاکم وسربراہ کا درجہ دیا۔ ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾ (النساء: ۳۴) مرد عورتوں کے قوام ہیں۔ یعنی ان کے محافظ، منتظم اور مدبر ہیں۔ ان کے بدلے عورتوں پر مردوں کی فرمانبرداری واطاعت گزاری لازم کی۔ مہر کی ادائیگی مرد پر فرض کی اور عورت کو وراثت میں حصہ دار بنایا۔ طلاق کی حدیں مقرر کیں۔ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی صورت میں یکساں سلوک کی تلقین کی۔ نان ونفقہ ٹھیک نہ ملنے پر عورت کو خلع کا حق دیا۔ عورت پر نہ صرف تعلیم کے دروازے کھلے بلکہ حصول علم کو ضروری قرار دیا۔ الغرض اسلام نے عورت کو سب سے زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ عورتوں کے لیے یہ حکم ہے ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ (الاحزاب: ۳۳) یعنی ''تم اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور گذشتہ جاہلیت کی زیب وزینت کی نمائش نہ کرتی پھرو۔'' چنانچہ عفت وعصمت کی علمبردار مسلمان عورت نسل نو کے لیے اصلاح کا ذریعہ بنی رہی۔ پھر وقت آیا کہ مغرب میں آزادئ نسواں کی شیطانی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ پہلے یہ فتنہ یورپ میں پھیلا اور پھر رفتہ رفتہ اس نے مشرق کا رخ اختیار کر لیا۔ شیطان صفت لوگوں نے حقوق نسواں کی آڑ لے کر مسلمان عورت کو گھر کی چار دیواری سے نکال کر چوراہوں کی زینت بنانا اور اسے سر بازار رسوا کرنا تھا۔ ان ہوس پرستوں کی ایک ہی آواز تھی ''پردہ ختم کرو'' عورت کو گھر کی چار دیواری سے نکال کر شمع محفل بنا دو۔ اب وطن عزیز میں مغرب زدہ این جی اوز چاہتی ہیں کہ پاکستانی عورت گھر سے باہر نکلے، برقعہ کو دور پھینکے، جم، بار اور کلب کی طرف رخ کرے۔ میوزک کنسرٹ میں حصہ لے اور پاکستانی معاشرے کو لبرل بنا دیا جائے۔ ہم پاکستانی معاشرے کو مغرب زہ نہیں بننے دیں گے۔ حال ہی میں حکومت نے تحفظ خواتین بل پاس کیا ہے اس پر امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے جامعہ سلفیہ کے فاضلین کے کنونشن میں اپنے خطاب میں کہا ہے کہ ''پاکستان اور اسلام لازم وملزوم

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
سرکشی اور تکبر سے بچاؤ .....(خطبہ حرم)	6
حفاظت حدیث کا اہتمام	9
سنہرے ایام کی ایک خوب صورت کہانی	10
رعد الشمال فوجی مشقیں	13
شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ	14
ازدواجی زندگی کیسے خوشگوار بنائیں	17
رد قادیانیت .....علماء اہل حدیث کی خدمات	19
سلفی دعوت کے علمی اصول	20
بیداری ملت کانفرنس..تاندلیانوالہ اجلاس	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہیں' یہاں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں۔ مغرب سے زیادہ اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے۔ حقوق نسواں بل نے اسلام کے عائلی نظام پر نقب لگائی ہے۔ اسے مسترد کرتے ہیں۔ ملک کو سیکولر نہیں بننے دیں گے۔ کسی ایک دینی جماعتی نے بھی نسواں بل کی حمایت نہیں کی۔ دین اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ یہ بل قرآن وسنت کے یکسر منافی ہے۔'' ..... انہوں نے خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے بھی اپنے بیان میں کہا کہ ''اسلام میں عورتوں کو وراثت سے محروم کرنا' عورت کو مارنا پیٹنا' عورت پر بے جا الزام لگانا' عورت کے مال پر قبضہ کرنا' عورت کو بے جا طلاق دینا' عورت کی جبری شادی کرنا' عورت کو ونی کی بھینٹ چڑھانا' کاری کرنا اور اس کی شادی قرآن سے کرنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔''

نسواں بل خواتین کے تحفظ کا بل نہیں بلکہ مغربی افکار وثقافت' عورت کو پردے سے باہر کرنے' بازار وکلب کی زینت بنانے اور بے مہار آزادی کا بل ہے۔ اس لیے اسے ملک کے تمام دینی حلقوں نے مسترد کر کے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔

تحفظ خواتین بل واپس لے کر مذہبی قوتوں کے گرم ہونے والے محاذ کو ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے

حکومت سیاسی ومذہبی محاذ پر اپنے لیے مشکلات میں اضافہ نہ کرے۔ اقتصادی ترقی کے لیے سیاسی ومذہبی یکجہتی ناگزیر ہے۔ اجتماع جمعہ سے خطاب

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملک میں آئین وجمہوریت کی بالادستی کا خواب ابھی تک ادھورا ہے۔ آئین وجمہوریت کی بالادستی کے لیے ابھی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ تحفظ خواتین بل واپس لے کر مذہبی قوتوں کے گرم ہونے والے محاذ کو ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے۔ حکومت سیاسی ومذہبی محاذ پر اپنے لیے مشکلات میں اضافہ نہ کرے۔ اقتصادی ترقی کے لیے سیاسی ومذہبی یکجہتی ناگزیر ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب اور کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ملک میں لبرل ازم کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی سیکولر قوتوں کا غلبہ برداشت کریں گے۔ منصورہ میں دینی جماعتوں کے اجتماع میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ایک بڑی تحریک بھی چلانا پڑی تو دریغ نہیں کیا جائے گا۔ اسکے علاوہ دینی قوتوں کے ایک مستقل فورم کی بھی ضرورت ہے جو ملک کو لبرل ازم کی طرف لے کر جانے والوں کے راستے کی دیوار بنے۔ ایم ایم اے نہیں تو کسی نئے نام کے ساتھ بھی اتحاد بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ بننا تھا یہاں لبرل ازم اور سیکولرازم کے تجربے کیے جا رہے ہیں۔ ہم نے بڑی مشکل سے دہشت گردی کے خلاف بند باندھا ہے اب کسی اور طرح کی دہشت گردی ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ نہ ہی معاشرے کو مغربی اقدار کے سانچے میں ڈھالنے دیا جائے گا۔ یہ ملک اسلام کے لیے حاصل کیا تھا یہاں صرف محمد عربی ﷺ کا سکہ ہی چل سکتا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اب تو تحفظ خواتین بل کیخلاف خواتین نے بھی مظاہرے شروع کر دیے ہیں، مردوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے خواتین کا باہر نکلنا حکومت کے لیے پیغام ہے کہ اسے خواتین نے بھی مسترد کر دیا ہے۔

پرویز مشرف کا باہر جانا جمہوریت کی شکست سمجھی جائے گی۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پرویز مشرف کی پشت پر اسٹیبلشمنٹ کھڑی ہے جسکے ساتھ ٹکراؤ حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔ پرویز مشرف کے باہر جانے کا سیاسی نقصان حکومت کو پہنچے گا اور یہ جمہوریت کی شکست سمجھی جائے گی۔ اگر پرویز مشرف کا نام ای سی ایل سے نکالا جا سکتا ہے تو پھر کسی بھی بڑے سے بڑے مجرم کے نام کا ای سی ایل میں رکھنے کا جواز ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ آئین شکنی پرویز مشرف کا سب سے بڑا جرم ہے جسے قوم کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ اپنے بیان میں ان کا کہنا تھا کہ ایک جمہوری دور میں حکومت محض اسٹیبلشمنٹ کے خوف سے فیصلے کرے گی تو جمہوریت کی گاڑی کبھی پٹری پر نہیں چڑھ سکے گی۔ پرویز مشرف کے معاملے میں آئین کی پاسداری کی جائے اور کسی قسم کا اندرونی و بیرونی دباؤ قبول نہ کیا جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو عوام یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ یہاں کمزور کے لیے ایک قانون اور طاقتور کے لیے دوسرا قانون ہے اور یہ صورتحال ملک وقوم دونوں کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ جن معاشروں میں انصاف نہ ہو وہ قائم نہیں رہ سکتے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ملک میں امیر وغریب سب پر ایک ہی طرح کا قانون نافذ ہونا چاہیے، الگ الگ قانون سے عدلیہ پر عوام کا اعتماد مجروح ہو جائے گا۔

دینی اقدار کا تحفظ اوّلین ترجیح ہے' اتحادی ضرور ہیں' دین پر کبھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دینی اقدار کا تحفظ ہماری اولین ترجیح ہے۔ مسلم لیگ ن کے اتحادی ضرور ہیں مگر دین اور دینی نظریات پر کبھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ تحفظ خواتین بل پر ہمارے ساتھ کوئی مشاورت نہیں کی گئی۔ مرکزی دفتر میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہماری جماعت ایک عرصہ سے مسلم لیگ ن کی حلیف ہے مگر جب بھی کبھی دینی اور ملی اقدار کو پامال کرنے کی کوشش ہوئی ہم نے مزاحمت کی۔ اتحادی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے دین اور دینی اقدار کو بھول جائیں، ہماری اولین ترجیح دین اور دینی نظریات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر پنجاب حکومت نے تحفظ خواتین بل پر علماء سے مشاورت کا فیصلہ کیا ہے تو یہ خوش آئند بات ہے۔ مشاورت میں برکت ہے، ہمیں قانون سازی میں اپنے دین اور سماجی روایات کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستان اسلامی ریاست ہے یہاں پر غیر اسلامی قانون سازی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بل پر ہمارے تحفظات جائز ہیں اگر کوئی ہم سے مکالمہ کرنا چاہتا ہے تو ہم تیار ہیں یہ کہنا کہ علماء بے جا اعتراض کر رہے ہیں درست نہیں۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

ایک روایت کی تحقیق

سوال خطباء حضرات رسول اللہ ﷺ کی جانشینی کے سلسلہ میں ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد آنے والے خلفاء پر رحم فرمائے جو میری احادیث کو بیان کرتے ہیں' اس روایت کی تحقیق مقصود ہے' وضاحت فرمادیں؟

جواب احادیث کو سننا' انہیں یاد کرنا' پھر انہیں آگے بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے جو اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے' بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے سعادت مند حضرات کے لیے خوش وخرم رہنے کی دعا فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر وتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کیا حتی کہ اسے آگے بیان کردیا۔'' (ابوداود' العلم: ۳۶۶۰)

اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی صحیح روایات کتب حدیث میں مروی ہیں' لیکن سوال میں ذکر کردہ حدیث۔ صحیح نہیں' کیونکہ وہ محدثین کے قائم کردہ صحت کے اصولوں پر پوری نہیں اترتی۔ مذکورہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میرے بعد آنے والے میرے خلفاء (جانشینوں) پر رحم فرما جو میری سنت کو اور میری احادیث کو بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔'' (مجمع الزوائد: ج۱' ص ۱۲۶)

اس روایت کی سند میں احمد بن عیسیٰ نامی ایک راوی بے بنیاد احادیث بیان کرنے والا ہے۔ چنانچہ امام دارقطنیؒ نے اسے کذاب کہا ہے۔ (کتاب الضعفاء والمتروکین ص: ۵۳)

قاضی حسن بن عبدالرحمٰن رامہرمزی نے اپنی کتاب ''الہدی الفاصل'' کا آغاز ہی اس حدیث سے کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما' ہم نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو میری احادیث اور سنت کو بیان کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔'' (المحدث الفاصل: ص ۱۶۳)

امام ذہبیؒ نے احمد بن عیسیٰ کے ترجمہ میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ''یہ حدیث باطل ہے۔'' (میزان الاعتدال: ج۱' ص ۱۲۷)

حافظ ابن حجرؒ نے بھی امام ذہبیؒ کے اس تبصرہ کو برقرار رکھا ہے۔ (لسان المیزان: ج۱' ص ۲۴۱)

محدث العصر امام ناصر الدین البانیؒ نے بھی اس روایت کو باطل اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ (الاحادیث الضعیفہ: ج۲' ص ۲۴۷)

ہمارے خطباء حضرات کو چاہیے کہ احادیث بیان کرتے وقت ان کی صحت وضعف کو ضرور مدنظر رکھا کریں۔

رسول اللہ ﷺ کا دیدار

سوال ہمیں اپنے رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے' کیا خواب میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوسکتی ہے' یا قیامت کے دن ہم اپنے رسول ﷺ کو دیکھ سکیں گے؟ اس کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو ایسی عظمت عطا کی ہے کہ ہر انسان آپ کو دیکھنے کی طلب اور تڑپ رکھتا ہے' یہ بھی آپ سے محبت کی ایک علامت ہے۔ جن حضرات نے رسول اللہ ﷺ کو بحالت ایمان دیکھا اور اسی ایمان پر انہیں موت آئی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں' جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ' میری امت کی حفاظت کا ذریعہ ہیں' جب میرے صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت پر دو چیزیں (بدعات وآفات) آجائیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔'' (مسلم' فضائل الصحابہ: ۶۳۶۶)

ہمارے لیے اس دنیا میں اب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ممکن نہیں' لیکن آپ کی زیارت کا شوق اور شدید حرص ہے' یہ بھی آپ سے محبت کی نشانی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ''میری امت میں سے مجھ سے بہت زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے' ان میں ہر کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے اہل ومال کو قربان کرکے مجھے دیکھ

لے۔'' (مسلم' الجنہ: ۷۱۴۵)

رسول اللہ ﷺ کا درج ذیل ارشاد گرامی ہمارے لیے مژدہ جان ہے: ''اس شخص کے لیے بشارت ہے جس نے بحالت ایمان مجھے دیکھا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ بشارت ہے جس نے مجھے نہیں دیکھا لیکن وہ مجھ پر ایمان لایا۔'' (مسند امام احمد: ج ۴' ص ۱۰۶)

رسول اللہ ﷺ کی زیارت عالم رنگ و بو میں بحالت بیداری ہمارے لیے ممکن نہیں البتہ خواب میں آپ کی زیارت ممکن ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ''شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا' اس لیے جو مجھے خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقت میں مجھ ہی کو دیکھتا ہے۔'' (مسند امام احمد: ج ۱' ص ۳۶۱)

اس حدیث کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا بہت بڑی سعادت ہے مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے اور آپ کی زیارت کا شوق رکھنے والے کو آپ کے حلیہ مبارک کی معرفت حاصل ہو' اس بناء پر آپ کے حلیہ مبارک کے متعلق معلومات رکھنا صرف حسن عقیدت ہی نہیں بلکہ ایک شرعی تقاضا بھی ہے۔ اگر ہم نے نیک اعمال کیے اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے میں بخل سے کام نہ لیا تو امید ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی زیارت سے ضرور بہرہ ور فرمائے گا۔

سفید بالوں کو رنگنا

سوال کیا داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو رنگنا ضروری ہے؟ کچھ لوگ سفید بالوں کو یونہی چھوڑ دینے کی بہت تردید کرتے ہیں اور انہیں یہود و نصاریٰ کی علامت قرار دیتے ہیں' قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

جواب سفید بال' قابل تکریم ہیں' رسول اللہ ﷺ نے انہیں مسلمان کا نور قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے بڑھاپے کے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہے۔'' (الترغیب' اللباس: ۶۰۹۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو اکھاڑے۔ (مسلم' الفضائل: ۲۳۴۱)

البتہ سفید بالوں کو رنگنا مستحب ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کو دیکھ کر فرمایا تھا: ''اس کے بالوں کی سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کرو لیکن سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔'' (مسلم' اللباس: ۵۵۰۹)..... نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفتیں کرو۔'' (بخاری' اللباس: ۵۸۹۹)

اگرچہ تاکید اسی بات کی ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو سیاہی کے علاوہ کسی بھی دوسرے رنگ سے رنگا جائے لیکن انہیں سفید رکھنا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے اپنے بالوں کو نہیں رنگا کیونکہ چند سفید بال آپ کی داڑھی' کنپٹی میں تھے۔ نیز تھوڑے سے سفید بال آپ کے سر مبارک میں بھی تھے۔'' (مسلم' الفضائل: ۲۳۴۱)

چند ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسے تھے جن کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔ جیسا کہ امام شعبیؒ بیان کرتے ہیں: ''میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۸' ص ۲۵۶)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے سر اور داڑھی کے بال بھی سفید تھے۔ (طبقات ابن سعد: ج ۷' ص ۱۲)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی روایات میں ہے کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ (طبقات ابن سعد: ج ۵' ص ۲۹)

ان احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ سفید بالوں کو رنگنا مستحب ہے' البتہ اگر کوئی سفید رکھتا ہے تو اس میں بھی جواز کا پہلو ہے۔ واللہ اعلم!

دنیاوی علوم سیکھنے والے کا مالی تعاون

سوال کیا دنیاوی علوم پڑھنے والے طالب علم کا مالی تعاون کیا جا سکتا ہے؟ قرآن و حدیث کے مطابق اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

جواب دنیاوی علوم دو طرح کے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ایسے علوم و فنون جو تمدن کی ترقی کے لیے ضروری ہیں' بلکہ اس کا حصہ ہیں' ایسے علوم میں غریب اور نادار طلبہ سے مالی تعاون کیا جا سکتا ہے۔
- ایسے علوم جو دین سے دوری کا باعث ہوں' جنہیں سیکھنے سے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہوتا ہو' ایسے علوم کا سیکھنا ناجائز ہے اور اس پر مالی تعاون بھی حرام ہے۔ واضح رہے کہ حقدار طلبہ کو ان کی غربت کی بناء پر مال زکوٰۃ بھی دیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم!

سرکشی اور تکبر سے بچاؤ

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد عاطف الیاس / جناب محمد اجمل بھٹی
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 8 جمادی الثانی 1437ھ / 18 مارچ 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے لوگو! تقویٰ الٰہی بہترین زاد راہ ہے، یہ دنیا میں رغبت کی چیز اور آخرت میں کامیابی کی دلیل ہے۔

﴿قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدۃ)

''اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجئے کہ پاک اور ناپاک بہر حال یکساں نہیں ہیں خواہ ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو۔ پس اے لوگو جو عقل رکھتے ہو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔''

بندگانِ الٰہی! یقیناً تمام انسان خطا کار ہیں، کمال صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے، عصمت صرف اللہ کے انبیائے کرام اور رسولوں کو حاصل ہے۔ اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ان پر نازل ہو۔ بے شک تمام لوگ خطار کار ہیں' غلطیاں کرتے ہیں اور یہ ان کی فطرت کا لازمی حصہ ہے۔ البتہ خطاؤں پر اصرار اور ڈٹ جانا، گناہوں کے لیے عذر تراشنا اور ان پر جمے رہنے کے بہانے ڈھونڈنا، حق کی طرف نہ لوٹنا بدترین عادت اور برا اخلاق ہے، یہ ایسی فطرت ہے جس سے ہر عقل مند اور صاحب شرافت نفرت کرتا ہے۔ عقل و دانش والے اس عادت کو سرکشی اور تکبر سے تعبیر کرتے ہیں۔ کیوں نہ کریں، وہ خطا کار جسے اپنی خطاؤں کا علم ہو، اسے حق معلوم ہو جائے اور پھر بھی وہ اپنی حالت نہ بدلے تو یہ اس کی گھٹیا طبیعت اور تکبر کے باعث ہوتا ہے جسے ظاہر حق اور بہترین نصیحت بھی بدل نہیں سکتی۔ اگر خطاؤں پر ڈٹ جانے والا سرکش نہیں تو پھر سرکش کون ہے؟ اگر یہ شخص متکبر نہیں تو پھر متکبر کون ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (لقمان)

''اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں' اچھا مژدہ سنا دو اسے ایک درد ناک عذاب کا۔''

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس نے جواب دیا: میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں دائیں ہاتھ سے کھانے کی توفیق نہ ملے۔'' اس نے یہ بات تکبر کی بنا پر کہی تھی۔ لہٰذا اس کے بعد وہ کبھی دائیں ہاتھ سے نہ کھا سکا۔'' (مسلم)

بلاشبہ ہر سرکش اور متکبر کا لیڈر ابلیس ہے۔ اللہ کی لعنتیں اس پر برسیں، کیونکہ ابلیس ہی پہلا سرکش تھا جس نے حق جانتے ہوئے سرکشی اور تکبر کیا۔

بندگانِ الٰہی! سرکشی نہایت گھٹیا عادت ہے جس شخص کا دل اللہ تعالیٰ نے ایمان، حکمت اور علم سے منور کیا ہو۔ سرکشی اور تکبر اس کا وصف ہو ہی نہیں سکتا۔ سرکشی اور تکبر میں وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن کے دلوں میں تکبر، حسد اور غرور ہوتا ہے وہ اپنی غلطی تسلیم نہیں کرتے اور نہ انہیں حق بات مطمئن کرتی ہے، بلکہ وہ حق کی طرف رجوع کرنا اپنے لیے ذلت و رسوائی اور مقام و مرتبہ میں تنزلی شمار کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! ایسے سرکش لوگ ذلت و رسوائی اور تنزلی میں گر چکے ہیں اگرچہ وہ کیسی ہی ملمع سازی کرتے پھریں اور بظاہر خوشنما کام کرتے رہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝﴾

''انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں، اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے، مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے۔ جب اُسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اُس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے' حالاں کہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر، تو اپنے وقار کا خیال اُس کو گناہ پر جما دیتا ہے ایسے شخص کے لیے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔'' (البقرۃ)

بلاشبہ ہر سرکش اور متکبر کا لیڈر ابلیس ہے۔ اللہ کی لعنتیں اس پر برسیں، کیونکہ ابلیس ہی پہلا سرکش تھا جس نے حق جانتے ہوئے سرکشی اور تکبر کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝﴾

''اے ابلیس! تجھے کیا چیز اُس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے؟ تو بڑا بن رہا ہے یا تو ہے ہی کچھ اونچے درجے کی ہستیوں میں سے؟''

یہی تکبر و غرور ہے جو حق کے ساتھ اکٹھے کبھی نہیں ہو سکتے۔

بندگانِ الٰہی! سرکشی کسی عمل کو بجالانے سے انکار کا نام ہے۔ اگرچہ وہ عمل واجب ہی کیوں نہ ہو۔ یا کسی کام سے نہ رکنے کا نام ہے اگرچہ وہ حرام ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے باوجود وہ اس پر ڈٹا رہے اور حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اسی طرح سرکشی میں گھٹیا پن بھی داخل ہے، کیونکہ سرکشی بہترین انسانی طبیعت کے منافی ہے۔ ایسی طبیعت جو شریعت کی پابند ہو۔ لہٰذا جب دشمنانِ اسلام نے تکبر و سرکشی سے اپنے دلوں کو بھر لیا تو وہ لوگوں میں سب سے گھٹیا شمار ہونے لگے۔ وہ سب سے بڑے متکبر بنے جنہیں کوئی دلیل یا برہان قائل نہ کر سکی۔ کوئی نصیحت ان پر کارگر نہیں ہوتی۔ ان پر ترغیب و ترہیب کا کوئی اثر نہیں ہوتا، کیونکہ سرکشی اس سب کے مخالف ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾

''انہوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے اب دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا انجام کیسا ہوا۔'' (النمل)

اسی لیے کچھ اہل علم فرماتے ہیں:

''سب سے مشکل امید سرکش کے نرم ہونے کی امید ہوتی ہے۔ کیونکہ سرکشی سے دل پر ایسا زنگ چڑھتا ہے کہ سرکش آدمی صرف اپنی ہی رائے کو درست سمجھتا ہے، اگرچہ وہ باطل ہی ہو اور وہ دوسروں کی حق بات بھی رد کر دیتا ہے۔''

خواہ دلائل کتنے ہی زیادہ ہوں، سرکش سرکش ہی رہتا ہے اور اس کی سرکشی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اگرچہ تم اسے سارا قرآن مجید پڑھ کر سنا دو، یا اسے لقمان حکیم خود آ کے نصیحت کرنے لگے، کیونکہ اس کا دل غلاف میں بند ہو چکا اور لاحاصل گفتگو اس کا وطیرہ بن چکا۔

بندگانِ الٰہی! ایسے لوگ اسلامی معاشرے میں گھن کے کیڑے ہیں۔ یہ ہر چیز کو اندر سے کھوکھلا کر کے برباد کر دیتے ہیں۔ یہ سرکشی کے ساتھ تین مزید غلطیاں جمع کرتے ہیں۔ غلطی، پھر اس غلطی پر اصرار اور پھر اس غلط اصرار کے ساتھ امت کو ایذا رسانی۔

ہائے افسوس! ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: ''بربادی اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لیے، جو جانتے بوجھتے اپنے برے اعمال پر اصرار کرتے ہیں۔'' (مسند احمد)

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے سیرت نگاروں کے حوالے سے اور دلائل نبوت سے نقل کیا ہے کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کے معاملے کو مضبوط اور توانا ہوتا ہوا دیکھا تو انہوں نے بنو ہاشم، بنو عبدالمطلب اور بنو عبد مناف کے خلاف گٹھ جوڑ کر لیا کہ وہ ان کے ساتھ خرید و فروخت نہیں کریں گے۔ ان کے ساتھ رشتہ داریاں نہیں جوڑیں گے۔ ان سے بات چیت نہیں کریں گے اور ان کی مجلسوں میں نہیں بیٹھیں گے۔ تب تک کہ جب تک وہ رسول اللہ (ﷺ) کو ان کے حوالے نہیں کر دیتے۔ انہوں نے یہ معاہدہ لکھ کر بیت اللہ کی چھت کے ساتھ لٹکا دیا۔ اس معاہدے کے بعد بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے سب مومن و کافر اکٹھے ہو گئے، سوائے ابولہب کے۔ وہ رسول اللہ ﷺ اور بنو ہاشم و بنو عبدالمطلب کے خلاف قریش کا ہمنوا بن گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمنوا شعب ابی طالب میں محرم کی یکم تاریخ کو بعثت نبوی کے ساتویں سال محبوس ہو گئے۔ آپ اور آپ کے ساتھی تین سال تک نہایت مشکل حالات میں محبوس رہے۔ خوراک اور دیگر ضروریات زندگی پر مکمل پابندی رہی حتی کہ آپ اور آپ کے ساتھ دشوار ترین حالات میں جینے پر مجبور ہو گئے۔

سب سے مشکل امید سرکش کے نرم ہونے کی امید ہوتی ہے۔ کیونکہ سرکشی سے دل پر ایسا زنگ چڑھتا ہے کہ سرکش آدمی صرف اپنی ہی رائے کو درست سمجھتا ہے، اگرچہ وہ باطل ہی ہو اور وہ دوسروں کی حق بات بھی رد کر دیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو خبر دی کہ اس نے صحیفے پر دیمک بھیج دی ہے جس نے صحیفے میں موجود ہر چیز ختم کر دی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔ اس معاہدے کی ظالمانہ اور قطع رحمی پر مشتمل تحریر دیمک نے چاٹ کھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات اپنے چچا ابو طالب کو بتائی۔ ابو طالب نے قریش کو اپنے بھتیجے کی بات بتائی اور کہا تم صحیفہ چیک کرو، اگر وہ جھوٹا ثابت ہوا تو ہم اس کے اور تمہارے درمیان سے نکل جائیں گے اور اگر وہ سچا ثابت ہوا تو پھر تم اپنے ظلم و ستم سے باز آ جاؤ۔

قریش نے کہا: تم نے بڑی انصاف کی بات کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے صحیفہ اتار کر دیکھا تو اس میں ہر چیز ختم ہو چکی تھی۔ سوائے اللہ کے نام کے۔ اللہ کے رسول کی اطلاع بالکل درست تھی لیکن پھر وہ کفر و سرکشی میں مزید بڑھ گئے۔''

اللہ کے بندو! اسے سرکشی کہتے ہیں اور یہ وہ زنگ ہے جو دلوں پر چھا جاتا ہے۔ پھر ان کی حالت ایسی ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''یہ لوگ کڑی کڑی قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی خبردار کرنے والا ان کے ہاں آ گیا ہوتا تو یہ دنیا کی ہر دوسری قوم سے بڑھ کر راست رو ہوتے مگر جب خبردار کرنے والا ان کے پاس آ گیا تو اس کی آمد نے ان کے اندر حق سے فرار کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کیا۔ یہ زمین میں اور زیادہ استکبار کرنے لگے اور بری بری چالیں چلنے لگے، حالانکہ بُری چالیں اپنے چلنے والوں ہی کو لے بیٹھتی ہیں اب کیا یہ لوگ اِس کا انتظار کر رہے ہیں کہ پچھلی قوموں کے ساتھ اللہ کا جو طریقہ رہا ہے وہی اِن کے ساتھ بھی برتا جائے؟ یہی بات ہے تو تم اللہ کے طریقے میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم کبھی نہ دیکھو گے کہ اللہ کی سنت کو اس کے مُقرر راستے سے کوئی طاقت پھیر سکتی ہے۔'' (فاطر)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سرکشی سے محفوظ فرمائے۔ بلاشبہ سرکشی بدترین صفت ہے، اور اللہ ہم سب کو تکبر سے بچائے۔ یقیناً تکبر بھی نہایت برا وصف ہے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ ہٹ دھرمی اس وقت بڑھتی ہے جب خواہشِ نفس عقل و دانش کی جگہ لے لیتی ہے۔ اس طرح نہ صرف حق سے ہٹنا ناگوار نہیں رہتا بلکہ اسلامی جماعت اور امت کی اکثریت سے الگ ہو جانا بھی گوارا ہو جاتا ہے۔

ہٹ دھرمی بچے کی ابتدائی عمر کا حصہ بھی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت بچے کی سوچ انتہائی محدود ہوتی ہے، تاہم بھلی تعلیم اور اچھی تربیت کے ذریعے سے اسے درست نہ کیا جائے تو یہ بقیہ زندگی برباد کر دیتی ہے۔ پھر انسان عالم بنے

یا حاکم، ڈاکٹر بنے یا سیاست دان یا کچھ اور بنے، بہرحال ہٹ دھرمی اس کے مستقبل پر اثر انداز ہو کر رہتی ہے۔

امت کی ہر مصیبت اور مشکل کی وجہ کچھ نہ کچھ ہٹ دھرمی ضرور ہوتی ہے۔ انسان کی ذاتی زندگی میں، گھر میں، بازار میں، علم میں اور ہر شے میں اس کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے، تاہم صاحب توفیق وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور دانشمندوں اور اہل ایمان کی سی دلی کشادگی سے نوازے۔ صاحب توفیق وہ ہے کہ جو مسلمان جماعت کے ساتھ مضبوطی سے چمٹا رہے، غلطی کے بعد معافی مانگ لے، گناہ کر بیٹھے تو توبہ کر لے، جو خوب جانتا ہو کہ برائی کا اعتراف کر لینا باطل پر ہٹ دھرمی برتنے سے بہتر ہے۔ جو جانتا ہے کہ ہم سے پہلے گزرنے والے ائمہ دین، جیسے چاروں ائمہ اور دیگر ذی قدر علما، سب اپنی غلطیوں سے براءت کا اعلان کرتے تھے اور دوسروں کو یہ تلقین کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے خلاف ان کی کوئی بات نہ مانی جائے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ غلطی پر قائم رہنا دراصل ہٹ دھرمی ہے۔ ہٹ دھرمی نرم مزاجی کی دشمن ہے۔ چنانچہ ہٹ دھرم کبھی نرم مزاج نہیں ہو سکتا، اور نرم مزاج کبھی ہٹ دھرم نہیں ہو سکتا۔ نرم مزاج تو رحمت الٰہی کا حقدار ہے اور ہٹ دھرم کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ اس پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور فیصلہ کرتے وقت نرم مزاج ہو'' (بخاری)

یہ جزا دنیا کی ہے، آخرت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۫ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (آل عمران)

''اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔''

اللہ کے بندو! افسوس کہ آج ہم بہت سے لوگوں کا حال دیکھتے ہیں کہ ہٹ دھرمی ان کے دل میں رچ بس گئی ہے اور وہ ہٹ دھرمی کو فخر اور بڑائی سمجھنے لگے ہیں۔ جن کا مقصد حق کی نہیں بلکہ محض نفس کی فتح ہے۔ ایسی مثالوں سے سوشل میڈیا بھرا پڑا ہے۔ یہ لوگ اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے تعمیر نہیں، تخریب کرتے ہیں۔ لوگوں میں اختلاف پھیلاتے ہیں، یہ لوگوں کو جوڑتے نہیں توڑتے ہیں۔ اصلاح نہیں کرتے، نفرتیں پھیلاتے ہیں۔

جب تک ہٹ دھرمی انسان کی رہنمائی کرتی ہے، تکبر اس کی خصلت ہوتی ہے تو آپ کبھی اسے معاشرے کی تعمیر و ترقی میں حصہ ڈالنے والا نہ پاؤ گے۔ اس مذموم صفت کی برائی میں یہ بات ہی کافی ہے کہ اس کا مرتکب اس شخص کی مشابہت اختیار کرتا ہے جس کے متعلق قرآن کا یہ تبصرہ ہے:

﴿ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ ﴾ (المدثر)

''ہرگز نہیں، وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے۔ میں تو اسے عنقریب ایک کٹھن چڑھائی چڑھواؤں گا۔''

یعنی ایسے عذاب میں کہ جس میں کبھی آرام نصیب نہ ہوگا۔ یہی ہٹ دھرمی کی سزا ہے کہ جس کے ساتھ حق کی طرف لوٹنا ممکن نہیں رہتا۔ اللہ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

''جسے یہ پسند ہو کہ قیامت کے روز اسے گناہوں اور اپنے برے اعمال کا بوجھ نہ اٹھانا پڑے، تو وہ بلا تردد حق کا اعتراف کر لے۔ گھاٹا پانے والوں کو ہٹ دھرمی ہی ہلاک کرتی ہے۔''

اے اللہ! اے رحم فرمانے والے! اپنی رحمت سے غم زدہ مسلمانوں کا غم دور فرما! مصیبت زدوں کی مصیبتیں دور فرما! قرض داروں کا قرض ادا فرما! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے بیماروں کو شفا عطا فرما۔ آمین!

.....❀❀❀.....

بقیہ حفاظتِ حدیث کا اہتمام

مذکورہ حکم دراصل اسی پس منظر میں تھا۔

چنانچہ صحابہ نے ایک ہی کاغذ یا ایک ہی صحیفہ پر قرآن اور حدیث دونوں کو ایک ساتھ لکھنا بند کر دیا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو وہ علیحدہ کاغذ یا صحیفہ میں بدستور لکھتے رہے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد صحابہ نے الگ صحیفوں میں حدیثیں لکھ کر جمع کی تھیں۔ امام نوویؒ نے اپنی شرح میں، صحابہ کے متعدد صحیفۂ احادیث کا ذکر کیا ہے۔ یہ صحیفے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لکھے گئے تھے جو منتخب احادیث پر مشتمل تھے۔ ان میں سے ایک صحیفہ وہ ہے جو سیدنا علیؓ بن ابی طالب نے تیار کیا تھا۔

سیدنا ابو ہریرہؓ کے حسب ذیل قول سے بھی یہ ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث کی کتابت کرتے تھے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ

[إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ] (بخاری: ۱۱۳)

مگر جہاں تک سیدنا عبداللہ بن عمروؓ کی بات ہے تو وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔''

اس معاملے میں ہمام بن منبہؒ کا حوالہ بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہمام بن منبہؒ ایک تابعی ہیں، انہوں نے صحابی رسول سیدنا ابو ہریرہؓ کی صحبت اختیار کی اور ان سے حدیثیں لے کر صحیفہ کی صورت میں لکھتے رہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کی مسند (ج ۲، ص ۳۱۹-۳۱۲) میں یہ صحیفہ مکمل طور پر موجود ہے۔ صحیفہ ہمام بن منبہؒ مخطوطہ کی صورت میں بعض کتب خانوں میں موجود تھا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے اس کو ایڈٹ کر کے شائع کر دیا ہے۔ اس صحیفہ میں ۱۴۰ روایتیں ہیں۔

.....❀❀❀.....

درخواست دعائے صحت

مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کے ڈرائیور سلمان جمیل کے چھوٹے بھائی نعمان جمیل کی ایکسیڈنٹ میں ٹانگ کی ہڈی فریکچر ہو گئی ہے اور سول ہسپتال گوجرانوالہ میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے اللہ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ (عبدالرحیم قریشی)

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

حفاظتِ حدیث کا اہتمام

تحریر
جناب مولانا وحید الدین

پیغمبر اسلام ﷺ کے زمانے سے لے کر عباسی دور تک جو زمانہ ہے اس کی تاریخ مکمل طور پر موجود ہے۔ اس سلسلے میں عربی کتابوں کے مطالعے سے پورے معاملے کو سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ مطالعہ بتاتا ہے کہ دورِ اول کے اہل ایمان نے حفاظت حدیث کا بھی وہی اہتمام کیا جو انہوں نے حفاظت قرآن کے سلسلے میں کیا تھا۔ اس اعتبار سے دونوں میں کوئی بنیادی فرق نہیں۔ دونوں کے بارے میں ایسا کیا گیا کہ ایک طرف ان کو لکھا جاتا رہا اور دوسری طرف ان کو حافظے میں محفوظ کر لیا گیا۔ یہ سلسلہ نسل در نسل جاری رہا' یہاں تک کہ انیسویں صدی عیسوی میں پرنٹنگ پریس کا زمانہ آیا اور قرآن وحدیث دونوں کے ذخیرے کو طباعت کے ذریعے آخری طور پر محفوظ کر دیا گیا۔

اس سلسلے میں یہ صرف ایک غلط فہمی ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کہ قرآن کو لکھا جائے اور حدیث کو نہ لکھا جائے۔ تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ دورِ اول کے علماء اور محدثین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بکھری ہوئی حدیثوں کو غیر معمولی جدوجہد کے ذریعے اکٹھا کیا۔ رجال حدیث اور متون حدیث کی تحقیق کے لیے نئے علوم وضع کیے۔ کامل چھان بین کے بعد انہوں نے مستند احادیث کے مجموعے تیار کیے اور غیر مستند روایتوں کو الگ کر دیا۔ مسند امام احمد بن حنبل جس کو حدیث کا انسائیکلوپیڈیا سمجھا جاتا ہے اس میں تیس ہزار روایتیں موجود ہیں۔ بقیہ روایتوں کو ملا کر احادیث رسول ﷺ کی تعداد تقریباً پچاس ہزار ہو جاتی ہے۔ پچھلے ادوار میں یہ حدیثیں کتابوں کی شکل میں ہوتی تھیں۔ اب کمپیوٹر کے دور میں حدیثوں کے اس ذخیرے کو انٹرنیٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔

احادیث کی تنقیح کا یہ کام ہزار سال سے جاری تھا۔ ہر دور میں علماء تاریخی معلومات کی روشنی میں دوبارہ احادیث کے مجموعے کا جائزہ لیتے رہے' شخصی طور پر بھی ادارے کے طور پر بھی۔ موجودہ زمانے میں مشہور عرب محدث شیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ نے پورے ذخیرۂ حدیث کا از سر نو جائزہ لیا اور لمبے مطالعہ اور تحقیق کے بعد ۲۱ ضخیم مجلدات تیار کیں۔ انہوں نے خالص علمی تحقیق کے بعد مستند روایتوں کو غیر مستند روایتوں سے الگ کر دیا اور دونوں کو جدید طباعتی معیار پر شائع کر دیا۔ اس مجموعے کی ۷ جلدیں مستند احادیث پر مشتمل ہیں اور ان کا نام [سلسلة الاحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها] ہے۔ اس مجموعے کی ۱۴ جلدیں غیر مستند روایتوں پر مشتمل ہیں اور ان کا نام [سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة واثرها السيء في الامة] ہے۔ یہ پورا مجموعہ انٹرنیٹ (www.waqfeya.com) پر موجود ہے۔

تاریخی طور پر یہ ثابت ہے کہ دورِ اول کے علماء اور محدثین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بکھری ہوئی حدیثوں کو غیر معمولی جدوجہد کے ذریعے اکٹھا کیا۔ رجال حدیث اور متون حدیث کی تحقیق کے لیے نئے علوم وضع کیے۔

حقیقت یہ ہے کہ حفاظت اور تدوین کے اعتبار سے' علماء امت نے قرآن اور حدیث دونوں کے لیے یکساں طور پر کام کیا ہے' حتی کہ دور طباعت سے پہلے حدیث کے حفاظ بھی اسی طرح ہوتے تھے جس طرح قرآن کے حفاظ ہوتے ہیں۔

کتابت حدیث کا مسئلہ:

ایک روایت حدیث کی مختلف کتابوں' مسند احمد' صحیح مسلم' الدارمی میں آئی ہے۔ صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں:

[عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَكْتُبُوا عَنِّی، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّی غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، وَحَدِّثُوا عَنِّی، وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ -قَالَ هَمَّامٌ: اَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا- فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.] (صحيح مسلم: ٥٣٢٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مجھ سے نہ لکھو (قرآن کے سوا) اور جس نے لکھا مجھ سے قرآن کے سوا' وہ اس کو مٹا دے اور میری باتوں (حدیثوں) کو بیان کرو' اس میں کوئی حرج نہیں۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا' (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر جھوٹ باندھا) تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔''

امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ایک قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

[انما نهى عن كتابة الحديث مع القرآن في صحيفة واحدة، لئلا يختلف فيشتبه على القاري في صحيفة واحدة] (صحيح مسلم بشرح النووي: ج١٨، ص ١٣٠)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے کتابت حدیث سے منع فرمایا' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی صحیفہ میں قرآن کے ساتھ حدیث کو لکھنے سے منع فرمایا تا کہ دونوں مل نہ جائیں اور ایک صحیفہ میں ہونے کی وجہ سے قاری کو اشتباہ نہ پیش آئے۔

اس تشریح سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کتابت حدیث کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ممانعت مطلق معنوں میں نہ تھی۔ وہ صرف اس معنی میں تھی کہ قرآن اور حدیث دونوں کو ایک ہی کاغذ یا ایک ہی صحیفہ میں ساتھ ساتھ نہ لکھو۔ کیوں کہ اس صورت میں یہ اندیشہ تھا کہ قاری کو اشتباہ پیش آ جائے اور وہ قرآن اور حدیث دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے نہ دیکھ سکے۔ گویا کہ وہ ممانعت مشروط تھی' نہ کہ مطلق۔ یہ دراصل احتیاط کا ایک معاملہ تھا۔ کیونکہ پچھلے اہل کتاب کے یہاں ایسا ہو چکا تھا کہ ان کے علماء اپنے پیغمبر کی بات کو وحی کے ساتھ ملا کر لکھ دیتے تھے۔ اس طرح ان کے یہاں ایسا ہوا کہ خدا کا کلام اپنی اصل صورت میں محفوظ نہ رہا۔ بلکہ وہ انسانی کلام کے ساتھ خلط ملط ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کا

باقی صفحہ 8 پر

سنہرے ایام کی ایک خوب صورت کہانی

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہمارے اسلاف پر سنہرے ایام کا دور دورہ تھا۔ تاریخ اسلام کے نامور عباسی خلیفہ ہارون الرشید کو قیصر روم نقفور کی جانب سے ایک خط موصول ہوتا ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کی سطوت و ہیبت اور عسکری قوت کا عالم یہ تھا کہ رومیوں کی ملکہ ''رینا'' نے مسلم افواج سے مقابلے کی طاقت نہ رکھنے کے باعث ہارون الرشید کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ وہ باقاعدگی سے ہر سال مسلمانوں کو جزیہ کی مقررہ رقم وقت مقرر پر بھجوا دیتی۔ اس طرح اسے چین اور سکون سے حکومت کرنے کا موقع ملا ہوا تھا۔ 187 ہجری میں روم میں انقلاب برپا ہوا اور حکومتی مناصب میں تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ ملکہ کو معزول کر کے رومیوں نے نقفور کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ ملکہ کو اس کی کمزور پالیسیوں کی سزا اس طرح دی گئی کہ اس کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائیاں پھیر دی گئیں۔ اس وحشیانہ عمل کے نتیجے میں ملکہ کو شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور وہ دونوں آنکھوں سے محروم ہو کر نابینا ہوگئی۔ جیسے ہی نقفور نے اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کی' اسے پادریوں' درباریوں اور عام شہریوں نے تجویز دی کہ وہ اگر مسلمانوں کو جزیہ دینے سے انکار کر دے تو مسلم حکمران اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔

ایک دن ہارون الرشید اپنے قصر خلافت میں پورے پروٹوکول کے ساتھ تشریف فرما تھا۔ اردگرد بڑے بڑے اعیان حکومت' وزراء اور مشیران کرام بیٹھے تھے کہ سرکاری پوسٹ مین ایک خط لے کر حاضر خدمت ہوا۔ یہ خط روم کے بادشاہ نقفور نے ہارون رشید کی جانب لکھا تھا۔ مکتوب کی خاص اہمیت کے پیش نظر اسے براہ راست خلیفہ کے ہاتھ میں دیا گیا۔ خلیفہ نے سر بمہر خط کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ خط کی عبارت پڑھتا جا رہا تھا' اس کے چہرے پر غصے اور ناگواری کے اثرات ظاہر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ خط کا مضمون کچھ اس طرح سے تھا:

''رومیوں کے بادشاہ نقفور کی جانب سے عربوں کے بادشاہ ہارون کی طرف' اما بعد!

مجھ سے پہلی سربراہ حکومت ہماری ملکہ نے آپ کو بہت اونچے مقام پر لا کھڑا کیا اور خود کو ذلت و ادبار کی پستی میں گرا لیا تھا۔ وہ آپ کو جزیہ کے طور پر اموال بھی بھیجتی رہی' لیکن میں آپ لوگوں کو اس ضمن میں ایک درہم بھی دینے پر تیار نہیں۔ یہ معاہدہ اور جزیہ اس عورت کی فطری کمزوری اور حماقت کا نتیجہ تھا۔ آپ کو جیسے ہی میرا یہ خط ملے آپ فوراً وہ سارا مال واپس کریں جو ملکہ رینا نے آپ کو ارسال کیا تھا۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پھر ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ تلوار کے ذریعے ہوگا۔''

امیر المؤمنین ہارون الرشید کی جانب سے روم کے کتے نقفور کی طرف' کافرماں کے بچے! میں نے تمہارا خط پڑھ لیا ہے۔ تمہاری اس بکواس پر ہمارا جواب سننے سے نہیں' دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔''

ہارون الرشید خط پڑھ رہا ہے۔ شدید غصے کے آثار اس کے چہرے سے ہویدا ہیں۔ غیض و غضب سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا ہے۔ خلیفہ کے غصے کا یہ عالم تھا کہ اس کے رعب و دبدبہ کے باعث کوئی شخص اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ خلیفہ کی حالت دیکھ کر ان کا وزیر اعظم بھی ان سے مخاطب ہونے میں دشواری محسوس کر رہا تھا۔ ہارون الرشید نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھا اور حکم دیا: جلدی سے قلم دوات اور کاغذ لایا جائے۔ حکم کی فوراً تعمیل ہوتی ہے۔ انہوں نے اسی خط کی پشت پر اپنے ہاتھ سے جواب لکھا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم..... امیر المؤمنین ہارون الرشید کی جانب سے روم کے کتے نقفور کی طرف' کافرماں کے بچے! میں نے تمہارا خط پڑھ لیا ہے۔ تمہاری اس بکواس پر ہمارا جواب سننے سے نہیں' دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔''

خط کو بند کر کے اس پر سرکاری مہر لگائی جاتی ہے اور اسی وقت نقفور کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ خلیفہ اسی وقت حکم جاری کرتا ہے: فوجوں کو تیار کیا جائے۔ رومی حکمران کو بدعہدی کا مزا چکھانے کے لیے ہمیں آج ہی اس کی طرف روانہ ہونا ہوگا۔

تیاری تو پہلے ہی سے مکمل تھی' فوج چند گھنٹوں میں تیار ہوگئی۔ دیکھیے! امیر المؤمنین ہارون الرشید اس لشکر کی قیادت کے لیے کسی جرنیل کو نامزد نہیں کرتے' بلکہ خود بنفس نفیس فوجوں کی کمان کے لیے اپنے قصر سے تشریف لا چکے ہیں۔ شام سے پہلے پہلے مجاہدین اسلام کا لشکر بغداد سے رومیوں کے علاقے کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔ وہ سفر جو عام حالتوں میں کئی ہفتوں میں طے ہوتا تھا' اسے دنوں میں طے کر کے ہارون الرشید ''ہرقلیہ'' کے مقام پر جا پہنچتا ہے۔

ہارون الرشید جب جنگ کے مقام پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ بزدل دشمن کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کی ہمت نہ پاتے ہوئے ایک مضبوط قلعے میں پناہ لیے ہوئے ہے۔ مسلم لشکر قلعے کا محاصرہ کر لیتا ہے۔ عیسائی بادشاہ نقفور کا تعلق آل جفنہ غسانی سے تھا۔ یہ لوگ بڑے بہادر اور شجاع تھے۔ بالآخر دونوں فوجیں آمنے سامنے آتی ہیں اور ان کے درمیان جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بلاشبہ بڑی یادگار جنگ تھی۔ رومیوں کے بے شمار لوگ قتل ہوئے۔ خود ان کے بادشاہ نقفور کو بھی تین کاری زخم آئے۔ رومیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا نقصان بڑا مختصر اور تھوڑا سا تھا۔ نقفور کو معلوم ہوگیا کہ مسلمانوں پر فتح حاصل کرنا نہایت دشوار کام ہے۔ اس جنگ کے نتیجے میں مسلم فوج یہ علاقہ فتح کرنے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اس نے صلح کی درخواست کی۔ اس جنگ کے دوران کتنے ہی رومی مسلمانوں کی قید میں آچکے تھے۔ ادھر مختلف سابقہ جنگوں کے نتیجے میں بھی بعض مسلمان رومیوں کی قید میں تھے۔ ہارون الرشید بڑا سمجھ دار اور ذکی

شخص تھا۔ اس نے سوچا مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کا یہ نادر موقع ہے؛ چنانچہ اس نے صلح کی پیشکش قبول کرلی۔ اس لڑائی کا بڑا مقصد نقفور کو بدعہدی کی سزا دینا تھا۔ وہ اب زخمی تھا اور اس نے اطاعت قبول کرلی تھی۔ صلح کی شرائط میں لکھا گیا کہ تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کردیا جائے گا۔ رومیوں نے تین لاکھ دینار بطور جزیہ ادا کرنے کا بھی اقرار کیا۔ صلح نامہ پر دستخط ہونے کے بعد ہارون الرشید اس شان سے بغداد واپس آتا ہے کہ اس کے پاس بہت سا مال غنیمت تھا۔ مسلمان قیدیوں کو بھی رہا کردیا گیا۔ امام ابن کثیرؒ کے مطابق اس نے شاہی خاندان کی ایک دوشیزہ کو بھی اپنے لیے پسند کیا۔ مؤرخین کے مطابق عباسی زمانہ حکومت میں ہارون الرشید کا دور سب سے اہم اور سنہرا دور تھا۔ ہارون الرشید دیگر خلفاء کے مقابلہ میں قرآن وحدیث کا زیادہ علم رکھنے والا اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والا حکمران تھا۔ یہ ایک سال رومیوں کے خلاف جنگ کرتا اور اگلے سال حج کے لیے مکہ مکرمہ جاتا۔ جس سال اسے خلافت ملی اس سال اس نے رومیوں کے نواحی علاقے میں جنگ کی اور شعبان کے مہینہ میں واپس بغداد آگیا۔ حکومت سنبھالنے کے بعد ذوالقعدہ میں وہ حج کے لیے روانہ ہوتا ہے اور اسی سال حج بھی کرتا ہے۔ اس نے حرم کے فقراء اور حرم شریف پر بے دریغ خرچ کیا۔

ہارون الرشید کی حکومت اتنی وسیع وعریض تھی کہ وہ ایک دن باغ میں بیٹھا ہوا تھا۔ گرمی شدید تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ اللہ کرے اور آج ان کے یہاں بارش ہوجائے۔ تھوڑی دیر گزری اس نے آسمانوں پر کالے رنگ کے بادل دیکھے۔ اس کی امید بر آئی۔ اس نے خوشی سے آسمانوں کی طرف دیکھا۔ بادلوں نے پورے علاقے پر سایہ کردیا تھا۔ لگتا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد ٹھیک ٹھاک بارش ہوگی۔ ہارون بڑی بے چینی سے بارش کا انتظار کرنے لگا' مگر یہ کیا؟ اس نے دیکھا کہ بادل ایک طرف چلنا شروع ہوگئے۔ اسے بڑی مایوسی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد مطلع صاف ہوگیا۔ اس نے بادلوں سے مخاطب ہوکر اپنا تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

اَمْطِرِی حَیْثُ شِئْتِ فَسَوْفَ یَاْتِینِی خَرَاجُكِ]

''جہاں چاہو جا برسو۔ تمہارے ذریعے پیدا ہونے والی فصلوں کا خراج تو میرے پاس ہی آئے گا۔''

ایک مرتبہ ہارون الرشید کو ایک بے دین' ملحد' زندیق شخص کی موجودگی کے متعلق معلوم ہوا۔ ایسے لوگ نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہارون اس قسم کے فتنہ پرور لوگوں سے خوب واقف تھا۔ اس نے حکم دیا کہ اس زندیق کا سر قلم کردیا جائے۔ زندیق ہارون سے کہنے لگا: جناب! آپ مجھے کیوں قتل کررہے ہیں؟ ہارون کہنے لگا: تاکہ لوگوں کو تم سے نجات دلائی جاسکے۔ زندیق نے کہا: چلیے میں تو قتل ہوجاؤں گا' مگر آپ ان ایک ہزار جھوٹی احادیث کا کیا کریں گے جو میں نے خود بنا کر احادیث نبویہ میں شامل کردی ہیں۔ ان میں ایک لفظ بھی اللہ کے رسول ﷺ کا بتایا ہوا نہیں ہے۔ ہارون نے برجستہ کہا: او اللہ کے دشمن! کوئی فکر کی بات نہیں! ہمارے پاس ابو اسحاق فزاری اور عبداللہ ابن المبارک جیسے لوگ موجود ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مکمل چھان پھٹک کر کے ایک ایک حدیث سے جعلی اور من گھڑت الفاظ نکال باہر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک دل خلیفہ ہارون الرشید کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے حدیث کی عزت اور عظمت کا بہت خیال رکھا اور علمائے حدیث کی بڑی قدر کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت والے دن عزت ووقار نصیب فرمائے۔

بنوعباس سے پہلے بنوامیہ کی حکومت تھی۔ انہوں نے بھی اپنے عہد کی حکومت میں بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیے۔ سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت کا دور اگرچہ بڑا مختصر تھا' مگر ان کے ڈھائی سال صدیوں پر بھاری تھے۔ جس خوبصورت طریقے سے انہوں نے حکومت کی' تاریخ آج بھی اس کی مثالیں دیتی ہے۔ بنو امیہ کی حکومت 41 ہجری سے 132 ہجری تک قائم رہی۔

[اَمْطِرِی حَیْثُ شِئْتِ فَسَوْفَ یَاْتِینِی خَرَاجُكِ]
''جہاں چاہو جا برسو۔ تمہارے ذریعے پیدا ہونے والی فصلوں کا خراج تو میرے پاس ہی آئے گا۔''

91 سالہ عہد حکومت میں بنوامیہ نے جو نمایاں کارنامے سرانجام دیے' ان میں دمشق میں تعمیر کی جانے والی اموی مسجد بھی شامل ہے جو اپنے زمانے میں دنیا کی سب سے بڑی مسجد تھی۔ آج بھی یہ مسجد نہایت خوبصورت ہے۔ بنو امیہ کے دور ہی میں مراکش فتح ہوتا ہے۔ اندلس میں مسلمانوں کی حکومت بنوامیہ کے ہاتھوں قائم ہوئی۔ یہ حکومت کم وبیش آٹھ سو سال تک اسپین میں کامیابی سے چلتی رہی۔ محمد بن قاسم ثقفی نے بنو امیہ ہی کے دور میں موجودہ پاکستان کے علاقے سندھ کو فتح کیا۔ ملتان پر اسلام کے جھنڈے محمد بن قاسم اور ان کے ساتھیوں ہی نے لہرائے۔ اس طرح برصغیر پاک وہند کے تمام علاقوں میں اسلام انہی مجاہدین اسلام کے ذریعے پہنچا۔ قتیبہ بن مسلم باہلی نے افغانستان اور بلاد ماوراء النہر کو فتح کیا۔ قتیبہ بن مسلم وہ مشہور زمانہ اسلامی جرنیل ہے جس نے چین کی مٹی کو روندنے کی قسم کھائی تھی۔ ہشام بن عبدالملک کے دور میں مسلمان جنوبی فرانس پر حملہ آور ہوئے تھے اور اس کے کچھ حصہ پر قابض بھی ہوگئے تھے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ محمد رسول اللہ کا قافلہ کبھی رکا نہیں' تھما نہیں' بلکہ مسلسل چلتا رہا۔ جہاں تک عباسی دور کا تعلق ہے تو وہ 132 ہجری میں شروع ہوا اور 656 ہجری تک چلتا رہا۔ اموی حکومت کا دار الخلافہ دمشق تھا جبکہ عباسی خلفاء نے بغداد کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ عباسی حکومت کی نمایاں خوبی یہ رہی کہ کم وبیش دوسو سال تک اس خاندان نے مسلم علاقوں میں مکمل عروج حاصل کیا۔ بغاوت ہوئی تو اسے سختی سے کچل دیا۔ ہارون الرشید عباسی ہاشمی 149 ہجری میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد المہدی، دادا کا نام ابوجعفر عبداللہ المنصور اور بڑے دادا کا نام محمد بن علی تھا جو سیدنا عبداللہ بن عباس ہاشمی کے پوتے تھے۔ یہ بنوعباس کے پانچویں خلیفہ تھے۔ ان کی والدہ کا نام خیزران تھا جو محمد المہدی کے دور میں بڑی طاقتور خاتون تھی۔ خلیفہ نے اپنی اہلیہ کو بے پناہ اختیارات دے رکھے تھے۔ ہارون الرشید جب پیدا ہوا تو اس کا والد ''الرّی'' شہر کا گورنر تھا۔ یہ ایران کا ایک شہر تھا جو تہران کے قریب واقع تھا۔ ہارون نے اپنے بھائی موسیٰ الہادی کے ساتھ بغداد ہی میں بچپن گزارا۔ اس کے دادا ابو

جعفر منصور اس وقت خلیفہ تھے۔ اس کی تعلیم و تربیت کا بہت ہی عمدہ بندوبست کیا گیا۔ اس زمانے میں عباسی خاندان پر ''برامکہ'' اثر انداز ہو چکے تھے۔ برامکہ ایرانی النسل تھے۔ یہ نہایت ہی ذہین وفطین' اصحاب علم' ور معاملہ فہم لوگ تھے۔ ہارون کے والد کے حکم پر برامکہ خاندان کے لوگوں نے ہارون کی تعلیم وتربیت میں مؤثر کردار ادا کیا۔ ہارون کو عربی زبان سکھانے کے لیے علم نحو کے مشہور عالم علی بن حمزہ الکسائی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ گھڑ سواری' نیزہ بازی اور تلوار سے لڑائی کرنا تو عربوں کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ اس کے باوجود چھوٹی عمر ہی سے بچوں کی تربیت اس طرح کی جاتی تھی کہ انہیں بڑے ہو کر لوگوں کی قیادت کی ذمہ داریاں سنبھالنا ہیں۔ بطور خاص حکمران طبقہ اپنے بچوں کی اس نوعیت کی تربیت پر خصوصی توجہ دیتا تھا۔ اس زمانے میں آج کی طرح کالج اور یونیورسٹیاں تو نہیں تھیں' مگر ہر فن کے لائق ترین اساتذہ کا انتخاب کر کے ان کا تعین کیا جاتا اور بچوں کی خصوصی تعلیم پر بھرپور توجہ دی جاتی۔ بڑے بڑے قابل اتالیق سارا دن بچے کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ جہاں تک ہارون الرشید کا تعلق ہے تو اس کی تعلیم وتربیت کے لیے بہت ہی خاص بندوبست کیا گیا تھا۔

قیصر نقفور کے بارے میں لکھتے ہوئے یہ خیال آیا کہ کیوں نہ ہم قارئین کرام کو رومن ایمپائر کے بارے میں کچھ بتاتے چلیں۔ رومن ایمپائر ایک بہت بڑی سلطنت تھی۔ اس کے دو حصے تھے' ایک مغربی رومن ایمپائر اور دوسری مشرقی رومن ایمپائر کہلاتی تھی۔ اس کا صدر مقام روم تھا۔ روم کے مغربی حصے کی ساری غذائی ضروریات مصر اور شام کی گندم سے پوری ہوتی تھیں۔ کچھ عرصہ گزرا تو مغربی رومن ایمپائر کو قانون قدرت کے تحت زوال کا سامنا کرنا پڑا اور مشرقی رومن ایمپائر آہستہ آہستہ خودمختاری کی طرف بڑھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے قریباً سو سال پہلے مغربی رومن ایمپائر کا شیرازہ بکھر گیا اور وہ چار بڑے ممالک جرمنی' فرانس' برطانیہ اور سپین پرتگال وغیرہ میں تقسیم ہوگئی۔ دوسری طرف مشرقی رومن ایمپائر خود مختار اور مستحکم ہوگئی' اس کا صدر مقام قسطنطنیہ تھا۔ مصر' شام' لبنان' فلسطین' وسطی ایشیا اور مشرقی یورپ کے بہت سے علاقے اس کے زیر نگیں تھے۔ خلفائے راشدین' بنو امیہ اور بنو عباس کے ادوار میں اس کے ساتھ بہت سے معرکے ہوئے اور مسلمان اس کے حجم کو کم کرتے رہے۔ اس کے صدر مقام قسطنطنیہ کو فتح کرنے اور اس کے خاتمے کی سعادت عثمانی ترکوں کے سلطان محمد الفاتح کے حصے میں آئی۔ انہوں نے 21 جمادی الأولی 857 ہجری میں قسطنطنیہ فتح کیا اور اس کا نام استنبول رکھا جو اس کے بعد عثمانی ترکوں کا دارالخلافہ بن گیا۔

ہارون کے دادا ابو جعفر منصور 158 ہجری میں وفات پاتے ہیں تو ان کی جگہ ہارون کے والد محمد مہدی خلیفہ بنتے ہیں۔ مہدی نے بیٹے کی تربیت پر مزید توجہ دی۔ بطور خاص گھڑ سواری اور شمشیر زنی پر ہارون نے خوب مشق کی۔ اس وقت ہارون رشید کی عمر صرف پندرہ سال تھی جب انہیں ایک چھوٹے سے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے رومیوں کی سرحد پر بھیجا گیا۔ دشمن ''سمالوا'' نامی قلعہ میں بند تھا۔ مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کرلیا جو 38 دن تک جاری رہا۔ ہارون کا یہ پہلا امتحان تھا۔ وہ نہایت کامیابی سے اس قلعہ کو فتح کرتا ہے۔ ہارون اس شان سے بغداد واپس آتا ہے کہ اس کے ہمراہ بہت سارا مال غنیمت تھا۔ اہل بغداد لشکر کے استقبال کے لیے شہر سے باہر نکل پڑتے ہیں۔ 15 سالہ نوجوان قائد کا بھرپور استقبال ہوتا ہے۔ ہارون کے والد مہدی اپنے بیٹے کو اس کامیابی پر یہ انعام دیتے ہیں کہ انہیں آذربیجان اور آرمینیہ کا گورنر بنا دیا جاتا ہے۔

ہارون کی اصل شہرت اس وقت ہوتی ہے جب وہ قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس کے دروازوں تک جا پہنچتا ہے۔ اگرچہ وہ اسے فتح نہ کرسکا' مگر صلیبیوں کو مسلمانوں کی طاقت کا خوب اندازہ ہوجاتا ہے۔

یہی وقت تھا جب ہارون کی شادی اپنی چچازاد بہن زبیدہ بنت جعفر سے ہوتی ہے۔ زبیدہ اپنے وقت کی نہایت خوبصورت' سمجھ دار اور ذہین خاتون تھی۔ یہ شادی تاریخ کی مشہور ترین شادیوں میں سے ایک تھی۔ زبیدہ سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے جس کا نام محمد الامین رکھا جاتا ہے۔ ہارون کا دوسرا بیٹا عبداللہ المامون مراجل نامی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا۔ مراجل کا تعلق ایران سے تھا۔ اس کے آباء واجداد مجوسی تھے۔ ہارون الرشید رومیوں سے لڑائیوں میں مسلسل مشغول رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے کامیابیوں سے نوازتا چلا گیا۔ وہ دن بھی آیا کہ جب وہ بغداد پہنچا تو اس کا والد مہدی اس کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ باپ نے بیٹے کو سینے سے لگایا' اس کا ماتھا چوما' اسلام دشمن قوتوں کے خلاف کامیابیوں پر اسے مبارک باد دی اور بیٹے کو رشید کے خطاب سے نوازا۔ وہ ہارون کے بڑے بھائی موسیٰ الہادی کو ولی عہد مقرر کر چکا تھا۔ اس نے موسی الہادی کے بعد ہارون کے خلیفہ بننے کا اعلان کیا۔ اس طرح ہارون الرشید نائب ولی عہد بنتے ہیں۔

ہارون رشید اپنے بڑے بھائی موسیٰ الہادی کی وفات کے بعد 14 ربیع الاول 170 ہجری میں خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک پھیل چکی تھی۔ اتنی وسیع مملکت میں بعض فتنوں کا سر اٹھانا ایک طبعی عمل تھا۔ حکومت کے نظام کو چلانے کے لیے بہت سمجھ دار' ذہین وفطین اور بروقت فیصلہ کرنے والی شخصیت کی ضرورت تھی۔ یہ تمام صفات اور خوبیاں ہارون الرشید میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ ہارون الرشید نے 21 سال تک حکومت کی اور 191 ہجری میں محض 41 سال کی عمر میں خراسان کے علاقے طوس میں جسے موجودہ دور میں مشہد (ایران) کہا جاتا ہے وفات پائی۔

ہارون الرشید نے 21 سال تک حکومت کی اور 191 ہجری میں محض 41 سال کی عمر میں خراسان کے علاقے طوس میں جسے موجودہ دور میں مشہد (ایران) کہا جاتا ہے وفات پائی۔

خصوصی اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وشہر ساہیوال کا مشترکہ خصوصی اجلاس جامع مسجد ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں 15 مارچ بروز منگل بعد نماز مغرب ہوا جس میں امیر ضلع حافظ محمد ظفر اللہ خان' ناظم ضلع قاری اظہار احمد' مولانا احمد یار صدیقی' مرزا محمد سلیم' حافظ محمد عبداللہ خان' قاری محمد حسن سلفی اور حافظ عبدالجبار زاہد نے شرکت کی اور ایک نکاتی ایجنڈے پر بات کرتے ہوئے طے کیا کہ ہر سطح پر شہر وضلع مل کر کام کریں گے۔

رپورٹ: قاری محمد حسن سلفی' نائب امیر ضلع ساہیوال

رعد الشمال فوجی مشقیں

جناب امیر اقبال اعوان

دشمنان اسلام کی مسلسل سازشوں کے نتیجہ میں آج بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کو عالمی برادری کی طرف سے تیسرے درجہ کی مخلوق تصور کیا جاتا ہے۔ دور جدید کی جملہ سہولیات اور دنیا کے وسائل کو یہود و نصاریٰ اپنا وراثتی حق تصور کرتے ہوئے دیگر دشمنان اسلام کے ساتھ ساز باز کر کے مسلم ممالک کے گرد گھیرا تنگ کئے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے تیسرے حصہ پر مشتمل اسلامی آبادی کو دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا ہے اور اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے' بلکہ یہ اسلام کے ازلی دشمن اپنے بجٹ میں باقاعدہ ایک حصہ اسلام دشمنی کے لئے مختص کر کے ہر حد سے گزر جاتے ہیں۔ اس حوالہ سے مسلمانوں کو رنگ، نسل، خطہ اور قومیت کی بنیاد پر تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ہی رنگ و نسل اور خطہ کے باسیوں میں تفرقہ بازی کا زہر گھولا جا رہا ہے۔ برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی تو انہی طاغوتی طاقتوں نے مسلم کش فسادات کا وہ لامتناہی سلسلہ شروع کیا کہ خدا کی پناہ۔ اندرون ہندوستان اور کشمیر میں بھارتی ظلم و تشدد کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ خیر کشمیر و فلسطین تو پہلے ہی امت مسلمہ کے رستے ہوئے زخم تھے مگر اب ان زخموں میں افغانستان، عراق، فلپائن، اریٹریا، یمن، لیبیا، مراکش اور صومالیہ کے علاوہ ترکی، مصر، شام اور پاکستان و بنگلہ دیش سمیت دیگر ممالک کا بھی اضافہ ہو چکا ہے کہ جہاں عملاً سوچی سمجھی سازشوں کے تحت مسلم حکومتوں کو کمزور و بے بس کرتے ہوئے ایک طرف کٹھ پتلی حکمران مسلط کئے جا چکے ہیں تو دوسری جانب مسلم امہ کو معاشرتی، اخلاقی، مذہبی، علاقائی و لسانی بنیادوں کے ساتھ ساتھ رنگ و نسل کی بنیاد پر تقسیم در تقسیم کئے جانے کا سلسلہ پورے زور و شور کے ساتھ جاری ہے۔ مگر اس میں بھی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ ان تمام محاذوں پر ان طاغوتی طاقتوں کو مسلمانوں کے خلاف برسر پیکار ہونے اور کثیر بجٹ صرف کئے جانے کے باوجود ہزیمت کا سامنا ہے اور امت کے جانثار کہیں سمجھوتہ کے لئے تیار نہیں۔

عالمی منظر نامہ پر نظر ڈالی جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ دنیا کے گرد ایک جال بنتے نظر آتے ہیں اور اس سلسلہ میں وہ عالمی امن کی ٹھیکیداری کا لبادہ اوڑھ کر خود کو تمام قوانین و ضوابط سے بالاتر تصور کر رہے ہیں۔ ہر جگہ پر ان کی من مانیوں کا سلسلہ دراز نظر آتا ہے۔ اتحادی فوجیں ہمسایہ ملک افغانستان میں بھی ملکی قوانین سے بالاتر اور کسی بھی فوجی آپریشن کے لئے مکمل آزاد ہیں۔ سعودی عرب کی سرحد پر واقع حوثی قبائل اور حکومت کے مابین سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت لڑائی شروع کروا کر اور اسے فرقہ وارانہ رنگ دے کر بیرونی مداخلت بڑھائی گئی۔ پاکستان میں بھی امریکی آزادانہ مداخلت اور نقل و حمل کے ساتھ ساتھ ڈرون حملے کیے جا رہے ہیں جن سے بے گناہ مرد و زن اور بچے موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف یورپ و امریکہ میں مسلمانوں پر وہ پابندیاں نہیں جو وسط ایشیائی ریاستوں میں عائد کی جا رہی ہیں۔ تاجکستان میں 18 سال سے کم عمر نوجوان مسجد نہیں جا سکتا، بچیاں سر پر دوپٹہ نہیں رکھ سکتیں۔ مسجد سے باہر بالخصوص دفاتر میں نماز ادا نہیں کی جا سکتی اور اگر ایسا ہو تو امام پر بھاری جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ بھارت کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کی تعداد تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے جب کہ ان میں سے اکثر 10 سے 15 سال قید بھگتنے، جیلوں میں سسکنے اور عدالتوں میں گھسیٹے جانے کے بعد بے گناہ قرار دے دیئے جاتے ہیں۔ امت مسلمہ ابھی بابری مسجد مسمار کئے جانے کے غم سے باہر نہیں آئی کہ گذشتہ کچھ برسوں سے مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے وہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کی کئی خطرناک کوششیں کی جا رہی ہیں۔

شر پسند و اسلام دشمن عناصر کی طرف سے سرزمین عرب کے خلاف سازشوں کا تسلسل بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ خانہ کعبہ پر قبضہ کا ناپاک منصوبہ لئے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے مخصوص عناصر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ سعودی سرحدی علاقوں میں حوثی قبائل کی شورشیں بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں اور اس سے قبل ایک تسلسل کے ساتھ رونما ہونے والے واقعات بھی اسی امر کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کی صفوں میں دراڑیں ڈالنے کی یہ سعی لاحاصل ابھی رکی نہیں بلکہ آئندہ بھی جاری رہے گی۔ اسی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے سعودی عرب میں خطہ کی تاریخ کی سب سے بڑی اور اہم فوجی مشقوں کے اہتمام کا فیصلہ کیا گیا۔ ان فوجی مشقوں میں 20 ممالک کی افواج نے حصہ لیا۔ مشقوں میں شرکت کرنے والے ممالک کے دستے مملکت پہنچے۔ ''رعد الشمال'' یعنی ''شمال کی گرج'' کے نام سے ان مشقوں کا انعقاد سعودی عرب کے شمالی شہر حفر الباطن کے کنگ خالد ملٹری سٹی میں کیا گیا جس میں پاکستان سمیت 20 ممالک کی افواج نے حصہ لیا۔ ملکوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ سب سے بڑی فوجی مشقیں شمار کی گئیں جس میں 20 عرب اور برادر اسلامی ممالک کے علاوہ خلیج کے 6 ممالک کی مشترکہ فوج بھی شریک تھی، سعودی سرکاری نیوز ایجنسی کے مطابق مشقوں میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اردن، بحرین، سینیگال، سوڈان، کویت، مالدیپ، مراکش، پاکستان، چاڈ، تیونس، جبوتی، کوموروس، سلطنت عمان، قطر، ملائیشیاء، مصر، موریتانیا اور ماریشس کی افواج شامل تھیں۔

''شمال کی گرج'' کے نام سے ہونے والی ان جنگی مشقوں میں شریک ممالک کی تعداد اور مختلف اقسام کے فوجی ساز و سامان کے علاوہ جدید ترین ہتھیاروں اور اسلحے

''شمال کی گرج'' کے نام سے ہونے والی ان جنگی مشقوں میں شریک ممالک کی تعداد اور مختلف اقسام کے فوجی ساز و سامان کے علاوہ جدید ترین ہتھیاروں اور اسلحے کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی سب سے بڑی جنگی مشقیں تھیں۔

باقی صفحہ 21 پر

قافلہ حریت کے بطل جلیل

شہید ملت علامہ حضرت احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

جناب محمد عبدالاعلیٰ درانی

۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء پاکستان کی تاریخ کا سیاہ دن تھا جس دن مینار پاکستان کے پہلو میں واقع قلعہ لچھمن سنگھ میں ایک دینی اجتماع میں طاقتور بم پھٹا اور عالم اسلام کے بے مثال خطیب علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حبیب الرحمن یزدانی اپنے دس بے گناہ ساتھیوں سمیت جاں بحق ہوگئے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ پاکستان کی ایک بے مثال نمایاں دینی وسیاسی شخصیت تھے۔ سیاسی و دینی حلقوں میں انہیں بیک وقت پذیرائی حاصل تھی۔ تمام مکاتب فکر کے اکابر کے ساتھ ان کی بے تکلف دوستی تھی۔ ان کی وفات پر ایک زمانہ بیت گیا لیکن ان کی خطابت کی گونج آج بھی فضاؤں میں رچی بسی ہے۔ برصغیر میں تحریک آزادی نے بڑے بڑے جغادری خطیب پیدا کیے۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام سے کون ناواقف ہے۔ لیکن بلا مبالغہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے پائے کا کوئی خطیب برصغیر میں پیدا نہیں ہوا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی خطابت نہ صرف برصغیر کی تاریخ میں بے مثال تھی بلکہ وہ عربی زبان میں بھی اسی روانی اور سلاست کے ساتھ خطابت کرتے تھے کہ اہل زبان کو بھی رشک آتا تھا۔ مدینہ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران انہیں مسجد نبوی میں درس کا حلقہ ملا تو عربی زبان کے بڑے بڑے خطیبوں نے مانا کہ اس طرح کی طلاقت لسانی اور قدرت بیانی تو اہل زبان کو بھی حاصل نہیں۔ سابق عراقی صدر صدام حسین کی موجودگی میں علامہ احسان الٰہی نے جو بے مثال تقریر کی تھی اس نے صدام حسین جیسے سخت گیر انسان پر بھی رقت طاری کردی تھی۔ ۱۹۸۷ء میں کراچی میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں علامہ صاحب نے عربی میں فی البدیہہ ایسی مؤثر تقریر کی کہ تمام عرب وزراء بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم بھی اس میں موجود تھے انہوں نے علامہ صاحب کا ماتھا چوما اور کہا کہ پاکستان کیلئے یہی فخر کیا کم ہے کہ ہم میں علامہ احسان الٰہی جیسا سپوت موجود ہے۔ بعد میں جنرل ضیاء الحق نے آپ کو حکومت میں شامل کرنے کی کئی دفعہ کوشش کی لیکن یہ شاہین کسی طرح زیر دام نہ آیا۔ آغا شورش کاشمیری جو خود بھی بلند پایہ خطیب وادیب تھے ان کے بقول خطابت کی تمام خوبیاں (وجاہت، شجاعت، طلاقت لسانی، قادر الکلامی، مدلل گفتگو، اور بلند آہنگی) صرف علامہ احسان الٰہی ظہیر کے اندر موجود ہیں۔ آغا صاحب کی نیازمندی اس وقت سے تھی جب علامہ صاحب نے مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اقبال پارک میں پہلا عید کا خطبہ دیا اور حکومت کی متشددانہ کاروائیوں کی دھجیاں بکھیر دی تھیں۔

بقول شخصے سیالکوٹ کی مردم خیز سرزمین نے بڑے بڑے لوگ پیدا کیے لیکن علامہ کا لقب دو ہی شخصیتوں پر جچتا ہے: ایک علامہ محمد اقبال اور دوسرے علامہ احسان الٰہی ظہیر۔ علامہ صاحب کے والد حاجی ظہور الٰہی ایک کامل ولی انسان تھے، نہایت پاکباز اور متبع شریعت۔ جنہوں نے اپنے اس بیٹے کو بڑے لاڈ پیار سے پالا ان کے بچپن کے تمام ناز اٹھا کر انہیں ایک اعلیٰ منصب پر پہنچنے کیلئے ماحول فراہم کیا۔ علامہ صاحب میں بچپن ہی سے کچھ کرگزرنے کی صلاحیت موجود تھی۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور پھر مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے علوم اسلامیہ میں کامل دستار حاصل کی۔ اسی دوران میں ان کی شادی شیخ الحدیث حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی کی صاحبزادی سے ہوگئی جو خود بھی عالمہ فاضلہ اور قرآن کریم کی حافظہ تھیں۔ مدینہ یونیورسٹی تعلیم کے دوران علامہ صاحب نے فرق وادیان کے مشکل مضمون کو اختیار کرکے اس میں مکمل رسوخ حاصل کیا اور پھر انہوں نے شہرہ آفاق کتابیں لکھ کر فرق باطلہ قادیانیت اور رفض وتشیع کے تار و پود بکھیرے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی خطابت نہ صرف برصغیر کی تاریخ میں بے مثال تھی بلکہ وہ عربی زبان میں بھی اسی روانی اور سلاست کے ساتھ خطابت کرتے تھے کہ اہل زبان کو بھی رشک آتا تھا۔

چینیانوالی مسجد میں تقرری

مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے اسی زمانے میں علامہ صاحب نے لاہور میں قیام اختیار کیا اور تاریخی مسجد چینیانوالی میں خطابت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس مسجد کا تعلق شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تحریک مجاہدین کے ساتھ تھا' اس لیے یہاں بڑے بڑے جغادری خطیب فریضہ خطابت انجام دیتے رہے۔ مثلاً مولانا سید داؤد غزنویؒ کا برصغیر کی تاریخ میں ایک بلند پایہ نام ہے۔ چونکہ یہ مسجد رنگ محل کی ایک چھوٹی سی گلی کوچہ چابک سواراں میں ہے اس لیے نماز عید اقبال پارک کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں ادا کی جاتی ہے۔ اندرون لاہور کی بیشتر آبادی یہیں نماز عید ادا کرتی تھی حتی کہ مشہور ولی اللہ مفسر قرآن مولانا احمد علی لاہوریؒ بھی ساری زندگی یہیں مولانا داؤد غزنویؒ کی اقتداء میں نماز عید ادا کرتے رہے۔ سید غزنوی کی وفات ۱۹۶۳ء میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد چینیانوالی مسجد کو کوئی ایسا بلند آہنگ خطیب نہیں ملا تھا اور نہ ہی سید داؤد غزنوی جیسی قدآور شخصیت کے بعد کوئی ہستی اس معیار پر پورا اترتی تھی۔ علامہ احسان الٰہی کی بطور خطیب تقرری سے یہ خلا پر ہوتا نظر آیا۔ یہ وہ دور ہے جب سقوط مشرقی پاکستان کا زخم ابھی تازہ ہی تھا۔ اپنی تقرری کے فوراً بعد علامہ صاحب نے پہلا خطبہ عید اقبال پارک میں دیا تو اجتماع میں قافلہ آزادی کے بطل حریت، نامور ادیب وخطیب مدیر چٹان آغا شورش کاشمیریؒ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ احسان الٰہی! اگر آج کے بعد تم خطبہ دینا بند بھی کردو تو صف اول کے نامور خطباء کی فہرست میں تمہارا نام شامل ہی رہے گا۔ اس کے بعد تازندگی آغا صاحب اور علامہ صاحب کی رفاقت رہی۔ خطابت کے ساتھ ساتھ علامہ صاحب کو ہفت روزہ الاعتصام جس کے مسئول شیخ الحدیث علامہ محمد عطاء اللہ

حنیفؒ تھے، اس ہفت روزہ کا مدیر بھی بنادیا گیا۔ علامہ صاحب کے انقلابی اداریوں نے حکومتی ایوانوں میں ہلچل پیدا کردی۔ جماعت کو بھی ایک نئے آہنگ والا مدیر مل گیا۔ آپ نے اپنا ماہنامہ ترجمان الحدیث کا ڈیکلریشن بھی منظور کرالیا جو اب جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی زیرنگرانی نکل رہا ہے۔ جماعتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ آپ نے سیاسی طور پر اپنے راہ ورسم خوب بڑھالیے۔ نوبزادہ نصر اللہ خان مرحوم کے ساتھ علامہ صاحب کے نیازمندانہ تعلقات تا حیات رہے۔ نتیجے میں آپ کو قیدوبند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ بھٹو دور میں ایوب خانی دہشت و وحشت کے منحوس اثرات پاکستان پر پوری طرح نمایاں تھے۔ وفاقی وصوبائی بزرجمہروں کی غیر جمہوری اقدار کے خلاف جو مؤثر احتجاجی آوازیں نمایاں تھیں ان میں آغا شورش کاشمیری کا نام تو خیر پہلے ہی موجود تھا۔ دوسرا نام اسی نوجوان خطیب کا تھا جسے دنیا علامہ احسان الٰہی ظہیر کے نام سے جانتی ہے۔ آغا صاحب اور علامہ صاحب دونوں ہی بلند پایہ خطیب تھے جہاں جاتے، شعلہ بیانی سے ہلچل پیدا کردیتے۔ آغا شورش کاشمیری کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوگئے مگر ہر دفعہ وہ حکومت کو جل دے کر کامیابی سے نکل جاتے۔ لاہور ائیرپورٹ پر آغا شورش مرحوم اور علامہ احسان الٰہی ملتان تقریر کیلئے جارہے تھے کہ پولیس نے اچانک چھاپہ مار کر آغا صاحب کو گرفتار کرلیا اور علامہ صاحب کو جانے دیا۔ علامہ صاحب نے ملتان پہنچ کر زبردست تقریر کی۔ جہاں وہ ملتان کی تاریخ کا انوکھا باب تھا وہاں اس تقریر کی شعلہ بیانی نے پورے ملک میں ہلچل مچادی جس کے نتیجہ میں حکومت کو آغا شورش مرحوم کو رہا کرنا پڑا۔ آغا شورش کاشمیری اپنے ہر خطاب سے پہلے علامہ صاحب کا بڑا شاہکار تعارف کروایا کرتے تھے کہ اس نوجوان کی خطابت کے کیا کہنے کہ اردو ان کے گھر کی لونڈی ہے، عربی ان کی جیب کی گھڑی ہے اور فارسی ان کے ہاتھ کی چھڑی ہے۔

قادیانیت کا تعاقب

علامہ احسان الٰہیؒ قادیانیت کی مکروہ تاریخ پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے بالکل نوجوانی کی عمر اور مدینہ یونیورسٹی میں دوران تعلیم سب سے پہلے رد قادیانیت کے موضوع پر مدلل کتاب لکھی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں نشتر کالج ملتان کے طلباء پر ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں کے تشدد کی وجہ سے پورے ملک میں قادیانی مخالفت تحریک شروع ہوگئی اور ۱۹۵۳ء کی تحریک کی جو چنگاری دی ہوئی تھی وہ پھر بھڑک اٹھی۔ حکومت نے اسے روکنے اور ٹالنے کی پوری کوشش کی لیکن تحریک بہت پرزور ہوچکی تھی۔ مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا شاہ احمد نورانی، نوابزادہ نصر اللہ خان، علامہ احسان الٰہی ظہیر، اور سید مظفر علی شمسی صف اول کے قائدین تھے۔ مجلس عمل کے قائدین کی بے پناہ دینی وسیاسی بصیرت نے تحریک کو تشدد سے بچائے رکھا۔ اس اتحاد و یکجہتی کی وجہ سے حکومت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگئی اور ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا تاریخی قانون پاس کردیا۔ اس تاریخی دن سے تین روز پہلے بادشاہی مسجد لاہور میں تحریک ختم نبوت کے تمام قائدین کا مشترکہ اجتماع ہوا۔ عوام کا ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی دھیمے دھیمے لہجے میں تقریر کررہے تھے کہ مولانا مفتی محمود صاحب کی تشریف آوری ہوئی اور نوجوانوں کے جذبات قابو سے باہر ہوگئے۔ ایسے میں کچھ شرپسند عناصر نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہنگامہ کردیا' سارا مجمع کھڑا ہوگیا اور شور شرابہ حدوں سے بڑھنے لگا۔ بڑے بڑے قائدین نے مائیک پر آکر ہنگامہ ختم کرنے کی اپیلیں کیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ایسے میں علامہ احسان الٰہی ظہیر نے مائیک سنبھالا اور چند منٹ کے اندر اندر اتنے بڑے مجمع پر خاموشی کی چادر تن گئی۔ ورنہ وہ آخری اجتماع تھا اگر وہ ناکام ہوجاتا تو تحریک کی کامیابی مشکوک ہوجاتی۔ چنیوٹ میں مشترکہ مجلس ختم نبوت کا سالانہ اجتماع ہوا کرتا تھا۔ تیسرے دن کا اجتماع تو بہت اہم ہوتا، جس میں ملک بھر سے لوگ پہنچتے۔ رات کے سیشن میں تمام مکاتب فکر کے نامور علماء کی تقاریر ہوتیں۔ علامہ احسان الٰہی کی تقریر سب پر سبقت لیجاتی۔

تحریک نظام مصطفیٰ

۱۹۷۷ء کی تحریک جو بھٹو دھاندلی کے خلاف چلائی گئی تھی جسے بعد میں تحریک نظام مصطفیٰ کا نام دیدیا گیا۔ اس تحریک میں بھی علامہ صاحب صف اول کے قائدین میں شمار ہوتے تھے۔ اگرچہ آپ قصور کے حلقہ این اے ۱۴۰ سے قومی اتحاد کے امیدوار تھے لیکن ان کی خطابت کی ضرورت ہر بڑے اجتماع میں ہوتی تھی۔ آپ جہاں بھی جاتے سامعین پر دیوانگی طاری کردیتے۔ اس دور میں علامہ صاحب کی دلیری، بے خوفی اور شجاعت ایک مثال بنی ہوئی تھی۔ ۱۴ اپریل کو لاہور پولیس نے لوہاری مسجد میں علمائے دین پر تشدد کا جو شرمناک مظاہرہ کیا اس کے جواب میں علامہ احسان الٰہی ظہیر نے جس شجاعت کے ساتھ جلوس کی قیادت کی اور پولیس کی لگائی گئی حدود کو توڑ کر جلسے کو منطقی انجام تک پہنچایا وہ آپ کی قائدانہ صلاحیتوں کی بین دلیل تھی۔ چونکہ آپ کی مجاہدانہ سرگرمیوں کا عمومی ہدف برسراقتدار طبقہ ہوتا تھا اس لیے آپ پر دن رات کیس بنائے جاتے۔ تب آپ نے ائیرمارشل اصغر خان کی تحریک استقلال میں سیاسی مجبوریوں کی خاطر شمولیت اختیار کرلی۔ انہیں فوراً تحریک استقلال کا سیکرٹری اطلاعات بنادیا گیا۔ مگر جب ائیرمارشل اصغر خان نے قومی اتحاد سے علیحدگی اختیار کرلی تو آپ کو بھی تحریک استقلال چھوڑنا پڑی۔

جماعت کی تنظیم نو

تحریک استقلال سے علیحدگی کے بعد آپ نے اپنی مذہبی جماعت کی شیرازہ بندی کا بیڑہ اٹھایا اور چند ہی سالوں میں جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نام سے ایک مؤثر تنظیم قائم کرلی۔ اس کے ساتھ ساتھ علامہ احسان الٰہی نے تصنیف وتالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ فرق باطلہ کے رد میں آپ کی بیسیوں تصانیف براہ راست عربی زبان میں نہایت مدلل اور سلجھے انداز میں لکھی گئی تھیں۔ دنیا میں جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں وہ تصانیف ان تک پہنچائی گئیں۔ اس طرح مسلمانان عالم کو ان فتنہ گروں کا اصلی رخ دیکھنے کو ملا ورنہ بے شمار ایسے مسلمان تھے جو قادیانیوں کو مسلمان جماعت سمجھتے تھے۔ آج بھی یہ فتنہ افریقی ممالک میں اسلام ہی کے نام سے اپنا ناپاک وجود برقرار رکھنے میں کوشاں ہے۔ علامہ صاحب کی تصانیف نے ان کا اور دیگر باطل فرقوں کے حقیقی روپ کو پیش کیا۔

علامہ احسان الٰہی کی جماعت دراصل تبلیغ اسلام کی ایک اصلاحی تحریک تھی جسے آگے بڑھنے کیلئے ایک بڑے مرکز کی ضرورت تھی تب آپ نے لاہور کے ایک پوش اور مہنگے علاقے لارنس روڈ پر کئی کنال جگہ خرید لی۔ خود اپنی

گرہ سے بھی خطیر رقم بطور عطیہ دی۔ جہاں فوری طور پر تبلیغی اور تنظیمی سرگرمیاں شروع کردیں۔ نوجوانوں کو اہل حدیث یوتھ فورس کے نام سے منظم کیا اور پورے ملک میں آپ کی آواز گونجنے لگ گئی۔ علامہ صاحب نے اسی عرصے میں پورے ملک میں بڑے بڑے اجتماعات کرنے کا پروگرام بنایا۔ گوجرانوالہ، قصور وغیرہ میں لاکھوں کے اجتماعات منعقد ہوئے۔

مارچ ۱۹۸۷ء میں چنیانوالی کی تاریخی مسجد میں بیس سالہ خطابت کے بعد آپ نے مناسب جانا کہ آئندہ جمعہ کا خطبہ مرکز لارنس روڈ پر دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے اعلان کیا کہ اگلا جمعہ وہیں ہوگا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ اگلے جمعہ سے پہلے ہی جان لیوا حادثہ پیش آ گیا۔ اتفاق دیکھئے کہ ان سطور کا راقم بھی علامہ صاحب کی دعوت پر چنیانوالی مسجد میں موجود تھا۔ بعد میں علامہ صاحب نے گوجرانوالہ شہر انوالہ باغ میں منعقدہ جلسہ میں ساتھ چلنے کی دعوت دی۔

23 مارچ کا سانحہ

۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء یوم پاکستان کے موقع پر ایک نئی تاریخ رقم ہوئی جو مینار پاکستان کے پہلو میں واقع آبادی قلعہ لچھمن سنگھ میں ایک ہولناک بم دھماکا ہوا اور عالم اسلام کی یہ نامور شخصیت اپنے دس ساتھیوں سمیت خاک وخون میں نہا گئی۔ یہ اتنا قبیح سانحہ تھا کہ پوری دنیا میں اس کا دکھ محسوس کیا گیا۔ کوئی چھوٹا بڑا انسان ایسا نہ تھا جس نے افسوس کا اظہار نہ کیا ہو۔ چند دن میو ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد والی حرمین شریفین کی خصوصی ہدایات پر آپ کو علاج کیلئے ریاض لیجایا گیا۔ وہاں بھی کچھ دن زیر علاج رہے لیکن بم کا زہر پورے جسم میں پھیل چکا تھا آخر وہ وقت اجل آ گیا جو ہر ذی نفس کا مقدر ہے اور آپ نے داعی اجل کی دعوت پر لبیک کہی۔ وفات کی خبر آناً فاناً ساری دنیا میں پھیل گئی۔ ریاض میں جنازہ ہوا پھر وہاں سے آپ کے جسد خاکی کو مدینہ منورہ لایا گیا جہاں حرم مدنی میں آپ کی دوبارہ نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع کے اس حصے میں سپرد خاک کردیا گیا جہاں امام مدینہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ ساڑھے تیرہ سو سال سے آسودہ خاک ہیں۔

علامہ صاحب کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا وہ آج تک پر نہیں ہوا کیونکہ بقول مختار مسعود اس طرح کی شخصیتیں کسی قوم کو انعام اور تحفے کے طور پر دی جاتی ہیں اور جب خدا ناراض ہوجائے تو اپنی نعمت واپس لے لیتا ہے۔

.....❀❀❀.....

افسوس! دوقومی نظریہ کی جگہ آج نظریہ ضرورت نے لے لی۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دوقومی نظریہ کی جگہ آج نظریہ ضرورت نے لے لی ہے۔ موجودہ حالات میں دوقومی نظریہ دم توڑتا دکھائی دے رہا ہے۔ اگر سیکولر کا نعرہ لگتا تو پاکستان کبھی نہ بنتا، نظریہ پاکستان اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار ہے جسکی حفاظت ہر پاکستانی کا فرض ہے مگر بدقسمتی سے اب پاکستان میں اسلامی سوچ پر پہرے بٹھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہاں مسٹر اور ملا کی تقسیم اور لبرل ازم کی باتیں ہورہی ہیں۔ قائد اعظم اور علامہ اقبال پاکستان کو اسلامی ریاست بنانا چاہتے تھے ان کی سوچ اسلامی فلسفے اور تعلیمات کے عین مطابق تھی۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی دفتر میں یوم پاکستان کے سلسلے میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ 23 مارچ ہماری تاریخ کا انمول دن ہے۔ اس دن ہمیں ملک کو ترقی یافتہ، پرامن اور دنیائے عالم میں معزز بنانے کا عہد کرنا ہوگا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اس دن ایک آزاد وطن کا خواب دیکھا تھا۔ انگریزوں اور ہندوؤں کے مظالم کے ستائے ہوئے لوگوں نے آزاد فضاؤں میں سانس لینے کی خواہش کا اظہار کیا تھا، مگر آج انگریزی اور ہندی کلچر عام ہورہا ہے، ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئی نسل کو دینی اور مشرقی اقدار سے دور کیا جارہا ہے۔ تحفظ خواتین جیسے بل لاکر ہمارے خاندانی نظام پر کاری ضرب لگائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ہمیں اس وعدے کی پاسداری کی یاد دلاتا ہے کہ جب ہمارے بزرگوں نے آنیوالی نسلوں کو آزادی کی نعمت سے مالا مال کرنے کے لیے قربانیوں کی داستان رقم کی تھی۔ سب کی زبان پر صرف ایک ہی نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ اور اسی نعرے کی گونج میں آزادی کا یہ سفر شروع ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دن وسیع تر قومی مفاد کی خاطر ہمیں اپنی سیاسی ریشہ دوانیوں کو بھلا کر پھر سے متحد ہونا ہوگا۔ 76 برس گزر جانے کے بعد ہمیں تجدید عہد وفا کرتے ہوئے قرارداد پاکستان کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور قائدواقبال کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پھر سے ایک قوم بننا ہوگا۔ تقریب سے مرکزی ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، مولانا نعیم بٹ، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ بابر فاروق رحیمی، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، حاجی نذیر انصاری، حاجی عبدالرزاق، حافظ عثمان شاکر و دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

حکومت 27 مارچ سے قبل نام نہاد نسواں بل واپس لے

حکومت 27 مارچ کی ڈیڈ لائن ختم ہونے سے قبل نام نہاد نسواں بل واپس لے ورنہ پورے ملک میں حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک شروع کردیں گے۔ غیر ملکی آقاؤں کی خوشی کے لیے حکومت اللہ کی قائم کردہ حدود کو توڑنے سے باز رہے۔ ان خیالات کا اظہار اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمان صدیقی نے کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیئے ہیں ان پر عمل درآمد کروایا جائے' حکومت غیر شرعی بل لاکر شریعت کا مذاق نہ اڑائے۔ میڈیا پر اسلامی تعلیمات سے نا آشنا اور بے بہرہ' حیاء باختہ خواتین وحضرات اسلامی قوانین اور حدود پر رائے زنی اور گھٹیا تبصروں سے باز رہیں' یہ چیزیں برداشت نہیں کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ قرارداد پاکستان کی منظوری کے دن 23 مارچ 1987ء کو اہل حدیث جماعت پر شب خون مارا گیا۔ جس میں ہمارے قائدین علامہ احسان الٰہی ظہیر، علامہ حبیب الرحمان یزدانی، محمد خان نجیب اور مولانا عبدالخالق قدوسی سمیت کئی دیگر افراد کو شہید کردیا گیا، جن کے قاتلوں کا انجام ابھی تک باقی ہے۔ ہمارے قائدین نے اپنی جانوں کا نذرانہ پاکستان میں نفاذ اسلام کی جدوجہد کرتے ہوئے دیا۔ آج ہم بھی اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ ملک میں کتاب وسنت کے عملی نفاذ تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ حافظ ذاکر الرحمان صدیقی نے کہا کہ حکمران اور عدلیہ یاد رکھیں جو لوگ اقتدار ملنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق فیصلے نہیں کرتے ان کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن میں انتہائی شدید وعید فرمائی ہے۔ حکمران اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دیں اور ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں۔

ازدواجی زندگی!

تحریر: جناب مولانا عبدالمتین مدنی

نکاح' ایمان کی تکمیل اور جسم وجان کی راحت کا سامان ہے۔ اسی لیے اسلام نے بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھنے والوں کو یہ حکم دیا کہ اب وہ شریک حیات لا کر حیات نو کا آغاز کریں اور اپنا گھر بسائیں۔ اس خوبصورت' پر بہار' دیدہ زیب اور دلفریب دنیا سے خوب خوب بہرہ ور ہوں۔

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کر دی۔'' (الروم:۲۱)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کے بعد سیدہ حواء رضی اللہ عنہا کو پیدا فرما کر یہ پیغام دیا کہ دنیا کا کاروبار صرف مردوں سے نہیں چلے گا بلکہ عورتیں بھی ان کی سہیم وشریک ہوں گی۔ سیدہ حواء رضی اللہ عنہا کو سیدنا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کر کے دونوں کے درمیان قربت بلکہ ایک کے لیے دوسرے کی محتاجگی کو بھی بتلا دیا کہ ایک کے بغیر دوسرا ادھورا ہے۔

وجود زن سے اس کائنات میں رنگ ونکہت ہی نہیں بلکہ زندگی کا لطف وسرور اسی سے وابستہ ہے۔ بیوی' محبت وہمدردی اور جانثاری کی پیکر ہوتی ہے۔ سب سے اچھی مشیر اور سب سے معتمد راز داں ہوتی ہے۔ شوہر سے سب سے زیادہ محبت کرنے والی اور اس پر جان نچھاور کرنے والی ہوتی ہے۔ غم کا مداوا کرتی ہے اور حوصلوں کو جلا دیتی ہے۔ مال کی امین' گھر کی ملکہ اور عصمت وعفت کی محافظ ہے۔ زندگی کی رعنائی وبانکپن اسی کے دم سے قائم ہے۔ دنیا کا حسن' لبوں پر مسکراہٹ' دلوں میں انگڑائی' حوصلے کو پرواز' زندگی کی چاہت اسی سے ملتی ہے۔ پھولوں کا تبسم اور چڑیوں کا چہچہانا اسی کے وجود سے اچھا لگتا ہے۔ وہ اس دنیا کی نعمتوں میں سب سے اچھی اور بیش قیمت نعمت ہے' لیکن اس کے لیے جو اس کی قدر کرے اور اس کی قدر یہ ہے کہ اس کا شوہر اس کے لیے سب سے اچھا انسان ثابت ہو۔ فرمان نبوی ہے:

[خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ]

''تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے لیے سب سے اچھا ہوں۔'' (ترمذی)

اس حدیث میں بیوی کو اہل سے تعبیر کیا گیا ہے' یہ تعبیر بہت معنی خیز ہے۔ اس کے ذریعہ گھر کے اندر بیوی کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے کہ اب وہ پرائی نہیں بلکہ اس گھر کی ایک فرد ہے۔ اس لیے اسے اس کا مقام اور اختیار دیا جائے' اس پر اعتماد کیا جائے' ضروری مشوروں میں شریک کیا جائے تا کہ اس گھر میں اسے اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس ہو اور اس کے دل میں شوہر کو اور شوہر کے دل میں اس کو ایسی جگہ ملے کہ دونوں دو قالب یک جان ہو جائیں۔

''تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے لیے سب سے اچھا ہوں۔'' (ترمذی)

شوہر حضرات کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ازدواجی زندگی کو خوشگوار رکھنے کی اولین ذمہ داری ان کے ہی سر ہے اور شاید نکاح کے موقع پر خطبہ نکاح کا شوہر کے سامنے پڑھا جانا اور آیت کریمہ

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾

''اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو۔'' (النسآء:۱)

کے ذریعہ ان کو مخاطب کرنے کی حکمت بھی یہی ہے۔

حدیث مذکور میں اللہ کے رسول ﷺ نے اس حقیقت کو بھی بیان فرمایا کہ وہ اس کائنات کے سب سے اچھے شوہر ہیں اور اس میں کچھ شک بھی نہیں۔ آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی کی تفصیلات حدیث اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں۔ رسالت کے اس عظیم الشان منصب کے حامل ہونے کے باوجود ایک شوہر کی حیثیت سے آپ ﷺ اپنی بیویوں کے حقوق کو کس حسن وخوبی کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ اس کے لیے ازواج مطہرات کی شہادتیں ملتی ہیں۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد باری باری ازواج مطہرات کے پاس جاتے تھے' ان کی خیریت دریافت کرتے اور ان سے دل جوئی کی باتیں کرتے۔ (مسلم)

آپ ﷺ ازواج مطہرات کے درمیان عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا فرماتے اور اگر کبھی کوئی ایسا مطالبہ سامنے آتا جو عدل وانصاف کے خلاف ہوتا تو محبت کے ساتھ معذرت پیش کر دیتے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کی وفات کے بعد جب آپ کے عقد میں آئیں تو تین روز گزرنے کے بعد آپ ان سے رخصت ہونے لگے' وہ آپ کے کپڑے پکڑ کر رونے لگیں کہ ابھی آپ مجھے کچھ اور دن عطا فرما دیں۔ آپ نے ان سے کہا کہ میں اس لیے نہیں رخصت ہو رہا کہ تمہاری اہمیت میری نظر میں دوسری بیویوں سے کم ہے' بلکہ شرعی حکم یہی ہے۔ ورنہ اگر میں سات روز تمہارے پاس قیام کروں تو تمام ازواج کے پاس سات سات روز قیام کروں گا۔ (مسلم) اور ثیبہ (شادی شدہ) نئی نویلی ہونے کی وجہ سے جو تین روز میں نے تمہارے پاس قیام کیا ہے یہ ایام تمہارے لیے اضافی نہیں رہ جائیں گے۔

یہی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح کی شرائط سے جب بعض صحابہ ملول خاطر ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں جانور ذبح کرنے اور بال منڈوانے کا حکم دیا تو انہوں نے تعمیل حکم میں تاخیر کی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو کسی سے کچھ کہے بغیر اپنا جانور ذبح کیجیے اور اپنے حجام کو بلا کر سر منڈا لیجیے۔ (الرحیق المختوم:۴۶۷)

کتنے نازک موقع پر کتنا اہم یہ مشورہ تھا جو فہم

وفراست کی مالک شریک حیات کی طرف سے دیا گیا اور شوہر نے بلا تردد اسے قبول کیا اور پھر صورت حال نے اس کی درستگی کو ثابت کیا۔

اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ آپ ﷺ گھر کے اندر قیام کے دوران گھر کے چھوٹے موٹے کام کرتے رہتے' بعض کاموں میں گھر والوں کا بھی ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (بخاری)

یقیناً یہ عمل نہ صرف محبت میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے بلکہ کاموں سے جلدی فراغت اور ان کی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینے کا ذریعہ بھی ہے۔

عورتیں بھی اسی گوشت پوست سے بنی ہیں جس سے مرد بنا ہے لیکن جسمانی اعتبار سے وہ مردوں سے کمزور ہوتی ہیں۔ اس لیے گھر کے سارے کام ان کے ہی حوالہ کر دیئے جائیں اور شوہر گھر کے اندر مہمان بن کر زندگی گزارے اور بیوی مزدوروں کی طرح صبح سے رات تک اپنے آپ کو جوتتی رہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ وہ اپنے ماں باپ کے گھر سے اس لیے نہیں آئی کہ پیا کے گھر سب کی خدمت کرتے ہوئے اپنی زندگی گزار دے' اپنے سارے خواب اور ارمان کو سسرال کے آنگن میں دفن کر دے' گھر کے کاموں میں بیویوں کا ہاتھ بٹا دینا شوہر حضرات کے لیے ایک بہترین اور دل جیتنے والا ہنر ہے۔

آپ ﷺ کے تعلقات اپنی بیویوں کے ساتھ بہت ہی محبت آمیز تھے' یہاں تک کہ آپ ایک ساتھ ایک برتن میں غسل بھی فرما لیا کرتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور اللہ کے رسول ﷺ ایک ساتھ ایک برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اس دوران ہمارے ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکراتے تھے۔ (متفق علیہ) میاں بیوی اس عمل کے لطف کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

خانہ نبوت میں بیویوں کو اپنی نجی زندگی گزارنے کی بھی آزادی حاصل تھی' اقارب بلکہ سہیلیاں تک ملنے جلنے آیا جایا کرتی تھیں اور انہیں پورا موقع دیا جاتا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری سہیلیاں مجھ سے ملنے آیا کرتیں اور اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھ کر چھپ جاتی تھیں۔ آپ ﷺ انہیں میرے پاس بھیج دیتے۔ (مسلم) یعنی آپ خود ہٹ جاتے تا کہ وہ بے تکلفی کے ساتھ باتیں کریں۔

آپ ﷺ ان ازواج مطہرات کے تفریح نفس کا بھی پورا پورا خیال رکھتے۔ آپ ﷺ راتوں کو ان سے گفتگو کیا کرتے بلکہ بسا اوقات ان کے ساتھ چہل قدمی بھی کرتے۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ رات کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ٹہلتے ہوئے باتیں کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ حالت اعتکاف میں تھے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آپ سے ملنے آئیں۔ واپس ہونے لگیں تو آپ ﷺ خود بھی ان کے ساتھ نکلے کہ انہیں گھر تک چھوڑ دیں۔ (بخاری)

آپ ﷺ گھر کے اندر بیویوں کے ساتھ بردبار بھی تھے۔ چھوٹی موٹی باتوں کو نظر انداز کر دیتے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور امہات المؤمنین میں سے کسی نے کھانے کی کوئی چیز بطور تحفہ بھیجی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو غصہ آیا' انہوں نے ہاتھ مارا' کھانا گر گیا اور برتن ٹوٹ گیا' آپ ﷺ نے کھانے کو سمیٹ کر ٹوٹے ہوئے برتن میں رکھ دیا اور کہا کہ کھالو اور دوسرا برتن واپس کر دیا۔ (بخاری)

کس قدر تحمل اور اعلیٰ ظرفی کا یہ مظاہرہ ہے' غصہ کا جواب غصہ سے دینا' بات بات پر گرفت نہ کرنا' بعض باتیں اگرچہ وہ نامناسب ہوں تب بھی انہیں انگیز کر لینا گھر کے نظام کو چلانے اور میاں بیوی کے تعلقات کو بحال رکھنے کے لیے ضروری ہیں' ورنہ اگر دور بین لگا کر غلطیاں تلاش کی جائیں اور رائی کو پہاڑ بنایا جائے تو اس سے گھر کا سکون غارت ہو جائے گا اور ازدواجی زندگی کا لطف بھی جاتا رہے گا۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آگے نکل گئیں' کچھ عرصہ بعد پھر آپ ﷺ نے مقابلہ کیا۔ اب آپ ﷺ آگے نکل گئے' آپ ﷺ مسکرائے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''یہ اس ہار کا بدلہ ہے۔'' (ابوداود)

اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ آپ ﷺ گھر کے اندر قیام کے دوران گھر کے چھوٹے موٹے کام کرتے رہتے' بعض کاموں میں گھر والوں کا بھی ہاتھ بٹاتے

ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر سے نکلیں' دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چند حبشیوں کے ساتھ ہیں جو فن سپاہ گری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کھیل کو دیکھنے کے لیے آپ کی آڑ میں کھڑی ہو گئیں اور دیر تک دیکھتی رہیں۔ (بخاری)

ان دونوں واقعات سے اندازہ لگائیے کہ شوہر بیوی کا کس حد تک خیال رکھے اور اسے اپنے جائز شوق کو پورا کرنے کا پورا موقع دے تا کہ وہ شوہر کے گھر کو اپنے لیے قید خانہ نہ جانے اور نہ ہی شوہر کو ایسی مورت جو انسانی احساس وشعور سے عاری ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ اپنی بیویوں سے مذاق کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کی شوخیوں سے لطف اندوز بھی ہوتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ملنے کے لیے آئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے اور ان کے درمیان بیٹھ گئے' آپ کا ایک زانو مجھ پر اور دوسرا سودہ کے پیروں پر تھا' میں نے حریرہ بنایا اور سودہ سے کہا کہ نوش فرمایئے' انہوں نے کھانے سے انکار کیا' میں نے کہا کھائیں ورنہ میں آپ کے منہ میں پوت دوں گی۔ انہوں نے پھر بھی نہیں کھایا' میں نے تھوڑا سا لے کر ان کے منہ پر پوت دیا' اللہ کے رسول ﷺ نے سودہ کے پیر سے اپنا پیر ہٹا دیا کہ اب وہ بدلہ لے لیں' چنانچہ انہوں نے بھی تھوڑا سا میرے چہرہ پر پوت دیا اور اللہ کے رسول اس پر شوخی سے ہنس رہے تھے۔ (ابویعلی)

ان واقعات سے اللہ کے رسول ﷺ کی ازدواجی زندگی کا اندازہ لگائیں کہ آپ کا اپنی بیویوں کے ساتھ کیسا تعامل تھا' محبت تھی' پیار تھا' ہنسی مذاق تھا' نفس کی ترویح وتفریح تھی' صبر وتحمل تھا' عدل وانصاف تھا' حسب ضرورت گھر کے کاموں کو بلا تکلف انجام دے دینا اور ہاتھ بٹانے کا جذبہ تھا۔

آپ ﷺ ان ازواج مطہرات کی عبادت وریاضت سے بھی غافل نہ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی تھی۔ جب آپ ﷺ کو وتر کی نماز پڑھنا ہوتی تو مجھے جگا دیتے۔ (مسلم)

استدراک ردقادیانیت

قسط نمبر ۱۱

علمائے اہلحدیث کی خدمات

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا محمد حنیف یزدانیؒ

پہلے بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے بعد میں عامل بالحدیث ہو گئے۔ مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ سے مستفیض تھے۔ بہت اچھے واعظ اور مقرر تھے' علمائے اہل حدیث کی کئی کتابیں شائع کیں۔ ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء کو لاہور میں وفات پائی۔ تردید قادیانیت میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۶۔ مرزائے قادیانی اور علمائے اہل حدیث:

اس کتاب میں مصنف نے علمائے اہل حدیث کی قادیانی فتنہ کی تردید میں اُن کی خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ (صفحات ۱۰۰' سن اشاعت ۱۹۲۷ء)

مولانا حکیم محمد علی امرتسریؒ

آپ ایک جید عالم دین اور طبیب حاذق تھے۔ قادیانی فتنہ کے متعلق وسیع معلومات رکھتے تھے۔ ۱۳۴۵ھ میں امرتسر میں انتقال کیا۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں ایک کتاب لکھی۔

۱۲۷۔ سوائے سودائے مرزا:

اس کتاب میں مصنف نے مرزائی لٹریچر سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کو مراق کی بیماری تھی' مرض ہسٹریا کا دورہ پڑتا تھا۔ دوسرے تشنج قلب' کمی خواب' کثرت پیشاب' ذیابطیس' اسہال' سوء ہضم کا مرض تھا اور یہ تمام امراض سودائی (مراقی) ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت' مہدویت ونبوت اور دعویٰ خدائی یہ سب اس مرض کے کرشمے ہیں اور مصنف نے بھی کتب کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی کو مالیخولیا تھا۔ (صفحات ۳۲' سن اشاعت ۱۹۳۱ء)

مولانا عبیداللہ احرارؒ

علمائے فحول میں سے تھے' بڑے سماجی اور سیاسی کارکن تھے۔ مجلس احرار کے امیر رہے اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے ناظم تعمیرات بھی رہے' ۱۹۷۵ء میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں آپ نے ایک بیان تحریری عدالت عالیہ میں قلمبند کیا۔

۱۲۸۔ بیان مجلس احرار اسلام بحضور جسٹس صمدانی:

۲۶ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ اسٹیشن کے سلسلہ میں حکومت نے مسٹر جسٹس صمدانی پر مشتمل ایک تحقیقاتی ٹریبونل قائم کیا۔ مجلس احرار کی طرف سے مولانا عبیداللہ احرار نے ایک تحریری بیان عدالت میں جمع کرایا۔ یہ بیان قادیانیت کا مذہبی وسیاسی تجزیہ کرنے کے لیے ایک اہم دستاویز ہے۔ (صفحات: ۱۱۰' سن اشاعت ۱۹۷۴ء)

مولانا محمد عبداللہ افضل پوریؒ

قادیانیت کی تردید میں آپ کی درج ذیل کتاب ہے:

۱۲۹۔ تنقیح امامت قادیانی:

اس کتاب میں قادیانیوں کی امامت پر تنقید کرتے ہوئے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ (صفحات ۲۸' طبع کان پور' سن اشاعت ندارد)

مولانا حکیم مظہر حسن قرشی میرٹھیؒ

مرزا قادیانی کی تردید میں درج ذیل کتاب لکھی:

۱۳۰۔ چودھویں صدی کا مسیح:

مرزا غلام قادیانی کے حالات بطور ناول قلمبند کیے ہیں۔ (صفحات: ۵۱۲' طبع اہلحدیث امرتسر' سن اشاعت ۱۳۲۲ھ)

مولانا عبداللطیف رحمانیؒ

دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل' نامور عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ قادیانیت کی تردید میں آپ نے دو کتابیں لکھیں۔

۱۳۱۔ تذکرہ سیدنا یونسؑ:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کی طرف سے سیدنا یونس علیہ السلام پر لگائے گئے الزامات کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ (صفحات ۴۴' طبع دہلی' سن اشاعت ندارد)

۱۳۳۔ اغلاط ماجدیہ:

یہ رسالہ ایک مرزائی مصنف عبدالماجد قادیانی کے رسالہ ''القاء'' کا جواب ہے۔ قادیانی مصنف نے اپنے رسالہ کے ایک صفحہ پر ۳۲ غلطیاں کی تھیں' مولانا رحمانی نے قادیانی مصنف کی بتیسی توڑ دی ہے۔ (صفحات ۴۰' سن اشاعت ۱۹۱۶ء)

مولانا عبدالرحیم عظیم آبادیؒ

صادق پوری خاندان کے عظیم فرد تھے اور ان کا شمار علمائے فحول میں ہوتا ہے۔ تحریک مجاہدین میں ان کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔ ۱۳۴۱ھ میں وفات پائی۔ قادیانیت کی تردید میں درج ذیل کتاب لکھی:

۱۳۳۔ ابطال امامت قادیانی:

اس کتاب میں دو امور کی جانب توجہ دلائی گئی ہے:

① امامت کے لیے اسلام شرط ہے یا نہیں؟

② مذہب قادیانی اسلام میں داخل ہے یا خارج؟

مصنف نے قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ امامت کے لیے اسلام شرط ہے اور قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (صفحات ۲۸' طبع کان پور' سن اشاعت ۱۳۳۰ھ)

مولانا حافظ گوہر الدینؒ

مولانا گوہر الدین مرحوم ''واعظ اہل حدیث کانفرنس'' سے معروف تھے۔ قادیانی فتنہ کی تردید میں درج ذیل کتاب لکھی:

۱۳۴۔ جھوک حبیب والی (پنجابی نظم)

مولوی غلام رسول آف راجیکی قادیانی نے پنجابی نظم میں مرزائیت کی تائید میں ''جھوک مہدی والی'' نظم شائع کی تھی۔ اس نظم کے جواب میں حافظ گوہر الدین نے ''جھوک حبیب والی'' لکھی اور شائع کی۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۳۳ء)

مولانا سید عبداللہ عظیم آبادیؒ

منشی قاسم علی قادیانی نے ایک کتاب ''النبوۃ فی الامۃ'' لکھی جس میں قادیانی مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ امت محمدؐ میں نبوت جاری ہے۔ مولانا عبداللہ عظیم آبادیؒ نے اس کا جواب حسب ذیل کتاب کے ذریعہ دیا:

۱۳۵۔ الخلافۃ فی الامۃ:

اس کتاب میں قادیانی مصنف کے دلائل کا قرآن وحدیث کی روشنی میں رد کیا ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء)

.....❀❀.....

سلفی دعوت کے علمی اصول

تحریر
جناب فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن

اہل حدیث کو سلفی، اہل سنت یا اہل الاثر بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منہج وعقیدہ کو اپنانا سلفیت ہے۔

اسلام خالص کی نشر واشاعت کے سلسلہ میں سلفی دعوت کے مقاصد اور طریقہ کار کی روشنی میں کیا موقف ہے؟ اس کو جاننے کے لیے الشیخ عبدالرحمن عبدالخالق کے مضمون کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

''مسلمان اپنی طویل تاریخ میں بڑے بڑے فتنوں میں مبتلا کیے گئے۔ دین اسلام سے متعلق بہت سی بدعات اور غیر اسلامی عقائد ونظریات سے منسوب کیے گئے۔ قرآنی احکامات کی من مانی تاویلیں، احادیث کی اپنی رائے کے مطابق تشریح نیز طرح طرح کے شکوک وشبہات اور احادیث کا رد اور بے شمار فتنوں کا سامنا ہمارے اسلاف کو کرنا پڑا۔

ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد پیدا کیے جنہوں نے دین اسلام میں غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرستوں کے غلط عقائد سے دین کو محفوظ کیا۔ سلفی تحریک کے ذریعہ اصلاح عقیدہ کا عظیم الشان کام ہوا۔ دین کے اصول کا تحفظ ہوا، بدعت وگمراہی کا خاتمہ ہوا اور تحریف وتاویل کے دروازے بند ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام نے دین کی امانت پوری طرح ادا کی، اس کے بعد علماء تابعین وتبع تابعین نے اس بارِ امانت کو اٹھایا۔

موجودہ دور میں اسلام پر کثرت سے حملے ہو رہے ہیں۔ غیر مسلم اس بات پر تلملا رہے ہیں کہ اسلام کس طرح ہر دور میں اپنی عظمت کا سکہ دنیا پر بٹھائے ہوئے ہے۔ انہوں نے جب مسلمانوں کو کتاب وسنت سے غفلت برتتے دیکھا تو اس دین میں فساد برپا کرنا شروع کر دیا۔ اپنی نسلوں کو اس کام کی تربیت دی کہ جدید مسلم نسل میں اپنے ہم خیال پیدا ہوں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں:

لا یصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها (مجموع فتاوی ابن تیمیه: ۲۳۱/۱)

اس امت کا انجام سلف صالح کے طریقوں پر چل کر ہی درست ہو سکتا ہے۔

۱۔ سلفی دعوت کے علم اصول کی پہلی بنیاد اور اصل توحید ہے:

توحید ہی تمام عبادات، اعمال اور اخلاق کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اکیلا مان کر صرف اسی کی عبادت کرنا توحید کہلاتا ہے۔ اس کی خلاف ورزی کا نام شرک ہے۔ یعنی اللہ کے ناموں اور صفات میں الحاد اختیار کرنا عظیم گناہ ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان اصولوں سے ناواقفیت کی بنا پر شرک میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے اسماء پر اسی طرح ایمان لانا چاہیے جیسے وہ نازل ہوئیں یا نبی کریم ﷺ نے جیسے انہیں بیان فرمایا ہے۔ خواہ وہ خبر متواتر کی صورت میں ہوں یا اخبار احاد صحیحہ ہوں، اس لیے کہ صحیح خبر واحد عمل اور علم دونوں کو واجب کرتی ہے۔

① سلفی دعوت کا نصب العین یہ ہے کہ لوگوں کے اعتقادات اس شرک جلی سے پاک کیے جائیں جن کے بارے میں صرف مشرک ہی شک کر سکتا ہے اور اس کے بارے میں جھگڑا وہی شخص کر سکتا ہے جو توحید وایمان کی روشنی سے محروم ہو۔

② قانون ساز، شریعت ساز اللہ ہی کا حق ہے لہٰذا حلال وہی ہے جسے اللہ نے حلال کیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے حرام کیا۔

۲۔ دوسری اصل اتباع رسول ﷺ:

یہ بات سمجھ لی جائے کہ حضرت محمد ﷺ اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے آخری رسول، خاتم المرسلین، داعی ومبلغ بنا کر بھیجے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بغیر ایمان ناممکن ہے اور کمال محبت رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَوَالِدِهٖ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی جان سے، اس کے والدین اور اولاد حتی کہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔''

سلفی منہج اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کے لیے اس بات کو اپنا نصب العین سمجھتا ہے اور جو دشواریاں اتباع رسولؐ میں حائل ہوتی ہیں انہیں دور کیا جائے۔ یعنی تقلید جامد کی، رسومات وخرافات اور بے دینی کی۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہر قول پر کتاب وسنت کی دلیل کا مطالبہ کرے۔ اس سے ہماری مراد یہ نہیں کہ ہر آدمی مسائل شریعت میں مجتہد بن جائے بلکہ اتباع رسول ﷺ کی اہمیت مقصود ہے۔ اس سے مسلمانوں میں اتحاد بڑھے گا۔ مسلمانوں میں علمی روح بیدار ہو گی اور کوئی گمراہ کرنے والا آسانی سے بھٹکا نہیں سکتا۔ اس طرح رسول اکرم ﷺ کی شان مسلمانوں کے نزدیک بالاتر ہو جائے گی اور آپ ﷺ کی اتباع انہیں ہر چیز سے محبوب ہو گی۔

۳۔ تیسری اصل تزکیہ نفس:

بعثت رسول ﷺ کے اہم مقاصد میں تزکیہ نفس بھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ تزکیہ جسے ہم فریضہ نبوت کا ایک حصہ کہتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

تزکیہ، نفس کو پاک وصاف کرنے کا نام ہے۔ اسے تمام بری باتوں سے بالکل دھویا جائے۔ پاکیزہ نفس وہ ہے جو ہر چھوٹے بڑے گناہ، کینہ، ظلم، حسد، فریب، جھوٹ وغیرہ سے بالکل پاک ہو۔

عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی، اعمال تزکیہ ہیں کیونکہ یہ بندے کا تعلق اللہ سے استوار کرتی ہے اور دل میں اس سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے جو انسان کو حرام چیزوں سے بچنے پر ابھارتا ہے اور حرام چیزیں چونکہ گندگی ہیں اس گندگی سے بچنا تزکیہ ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں فساد کس طرح داخل ہوا۔ تصوف کے نام سے نفس کی اصلاح وتربیت کے جو اصول بنائے گئے ہیں اس میں خلاف شریعت اعمال ہیں۔ یہ فساد، تربیت واخلاق کے بگاڑ سے متجاوز ہو کر وضع حدیث، عقیدے کے بگاڑ، شریعت کو مسخ کر دینے اور مختلف باطل طریقوں کا دروازہ کھول دینے کا سبب بن گیا۔

سلفی طریقہ بالکل صراط مستقیم والا ہے۔ وہ تزکیہ کو اللہ کے دین کے پیمانے پر رکھتا ہے۔ کتاب وسنت کے سوا تزکیہ کا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

بیداری ملت کانفرنس کے سلسلہ میں تاندلیانوالہ میں اجلاس

۱۳ مارچ کے اجلاس میں بارش کے باوجود تحصیل بھر کے ذمہ داران مرکزی جمعیت اہلحدیث نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس میں مہمانان خصوصی ڈاکٹر طارق عباس چوہدری ناظم ضلع فیصل آباد، حاجی محمد سعید سینئر نائب امیر ضلع فیصل آباد، قاری محمود الحسن بڈھیمالوی، جناب عبداللطیف آف کنجوانی اور قاری محمد ایوب خطیب مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی تاندلیانوالہ موجود تھے۔ مولانا محمد عباس طور صدر اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل تاندلیانوالہ، مولانا حکیم محمد منشاء رہنما مرکزی جمعیت تاندلیانوالہ، قاضی ریاض قدیر نائب امیر ضلع فیصل آباد، افتخار احمد اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے ضلع میں چھٹی ڈویژنل کانفرنس رکھی' اب ہم سب کا فرض ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ ہر مسجد ہر بنیادی یونٹ ہر گاؤں سے کم از کم ایک بس لازمی کروائی جائے جبکہ بڑے دیہات سے زیادہ سے زیادہ افراد کو تیار کیا جائے۔ مخیر حضرات اس سلسلہ میں دل کھول کر تعاون کریں اور شرکاء کے لئے سواری اور کھانے کا بندوبست کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دھوبی گھاٹ کا گراؤنڈ ان شاء اللہ تنگ پڑ جائے گا کیونکہ تمام اہلحدیث کے اندر زبردست ولولہ اور جوش بیدار ہو چکا ہے۔

ناظم کانفرنس اور مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد کے امیر مولانا عبدالرشید حجازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس اس موقعہ پر منعقد ہو رہی ہے جب وطن عزیز میں ہماری افواج ضرب عضب آپریشن اور دہشت گردی کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ ملک اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے' ہم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے آغاز اور استحکام پاکستان کے لئے کام کرنے کا مصمم ارادہ اور عہد کرتے ہوئے اپنے اس عظیم مشن کی تکمیل کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دینے کا از سر نو عزم کرنا ہے' اس کے لئے مکمل تیاری کرتے ہوئے دشمن کو منہ توڑ جواب دینا ہے۔ کارکنان اور ذمہ داران اس سلسلہ میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے کانفرنس کی تشہیر، بینرز، فلیکس، اشتہارات، سٹکرز کے ذریعہ اور اخبارات میں خبریں دے کر کریں۔ علماء، خطباء، کارکنان وذمہ داران اور مدرس حضرات کانفرنس کے لئے زیادہ سے زیادہ افراد کو دعوت دیں' اعلانات کئے جائیں اور زیادہ سے زیادہ افراد کی دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں پہنچ کو ممکن بنایا جائے۔ تحصیل کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شرکائے اجلاس نے فوری طور پر اعلانات کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان شاء اللہ 15 بسیں لیکر آئیں گے اور ان کے لئے کھانے کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

اجلاس کے مہمان خصوصی میاں محمود عباس ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب نے اجلاس کے آخر میں اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ یہ شہر تاندلیانوالہ میاں محمد باقر اور دیگر عظیم قائدین ولیڈروں کا شہر ہے' اس شہر نے ہر موقعہ پر بہت بھرپور اور مؤثر کردار ادا کیا ہے' اس لیے مجھے پوری امید ہے کہ اس موقعہ پر بھی اس شہر کے زندہ دلان اپنا مثالی کردار ادا کرتے ہوئے ایک بہت بڑی افرادی قوت کے ساتھ 9 اپریل کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد پہنچیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں قائد اہلحدیث سنیٹر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان' ناظم اعلیٰ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے' چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور قومی اسمبلی) اور پاکستان کے جید علمائے کرام، پروفیسرز، سکالرز اور شیوخ الحدیث خطاب فرمائیں گے یہ کانفرنس ہر لحاظ سے مثالی ہوگی کیونکہ اس کانفرنس میں مسائل کے حل کے لئے سکالرز بہترین سلوشنز پیش کرینگے۔ اسلام میں ایک مکمل ضابطہ حیات اور آخرت کی زندگی کا خزانہ موجود ہے جس کے مطابق ہم اپنی زندگی گزار کر دنیا میں بھی ایک کامیاب انسان اور آخرت کی بھی کامیابیاں سمیٹ سکتے ہیں۔ اسلام نے ہر مسئلے کا حل پیش کیا ہے۔ خواتین، بچوں، بوڑھوں، بہن بھائیوں، والدین، ملازمین بلکہ ہر کسی کے حقوق بہترین انداز میں پیش کرنے کا سہرا بھی اسلام کے سر ہے۔ اسلام کے مطابق زندگیاں گزارنے میں ہی کامیابی ہے۔ مغرب کی نقالی کر کے اپنے آپ کو مغرب زدہ کر لینے سے دنیا بھی برباد ہوتی ہے اور آخرت بھی۔ انہوں نے آخر میں مزید کہا کہ یہ وطن ہمارے آباؤاجداد نے لازوال قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا' اس لیے اس کے استحکام کے لئے ہم کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرینگے۔ دہشت گردی، فرقہ واریت، لسانیت اور لاقانونیت کے تدارک کے لئے ہم سب کو متحد ہونا ہے' بیدار ہونا ہے اور پھر بیداری ملت کانفرنس میں بھرپور طور پر شریک بھی ہونا ہے۔

اجلاس کے منتظمین چوہدری حنظلہ طور ناظم تحصیل تاندلیانوالہ، بلال عظیم ناظم نشرواشاعت، حافظ محمد زاہد نائب ناظم نشرواشاعت ودیگر نے کہا کہ بارش کی وجہ سے بہت بڑی تعداد اجلاس میں شریک نہیں ہو سکی ان شاء اللہ ہم ان سے جلد رابطہ کر کے زیادہ سے زیادہ افراد کو تیار کریں گے اور تاندلیانوالہ سے شریک ہونے والے بسوں کے قافلے کی تعداد ان شاء اللہ 30 سے زائد ہوگی۔ اجلاس کے آخر میں شرکاء اجلاس کے اعزاز میں پرتکلف کھانے وچائے کا اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: شعبہ نشر واشاعت' فیصل آباد

بقیہ رعد الشمال فوجی مشقیں

کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی سب سے بڑی جنگی مشقیں تھیں، مشقوں میں 20 اسلامی ممالک کے جدید ترین جنگی طیارے، توپیں، ٹینک، کثیر فوجی دستوں کی شمولیت، طیارہ شکن نظام، بحری افواج کی وسیع پیمانے پر شرکت صلاحیتوں کے اعتبار سے ان مسلم ممالک کے حربی حجم اور کارکردگی کی عکاس ہیں۔ یہ مشقیں اس بات کا بھی واضح پیغام ہیں کہ سعودی عرب اور اس کے شریک دوست مسلم ممالک تمام تر چیلنجوں کا مقابلہ کرنے اور خطہ مین امن و استحکام برقرار رکھنے کے لئے ایک ہی صف میں کھڑے ہیں، ان مشقوں سے عالمی برادری کو یہ بھی باور کروایا جا رہا ہے کہ جنگی مشقیں خطہ اور پوری دنیا کے امن کے لئے مکمل تیاری کے دائرہ کار میں شامل ہیں، تجزیہ کاروں کے مطابق یہ جنگی مشقیں '' شمال کی گرج '' اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ شریک اسلامی ممالک کی قیادتیں خطہ میں امن کے تحفظ اور استحکام کو یقینی بنانے کے لئے سعودی عرب کے ویژن سے مکمل اتفاق رکھتی ہیں، ان جنگی مشقوں کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف ان ممالک کی اپنی حربی صلاحیتوں کو نکھار ملا وہیں یہ جنگی مشقیں دشمنان اسلام کے لئے بھی ایک واضح پیغام ہے کہ ظلم و جبر کی سیاہ رات اب ختم ہونے کو ہے۔

سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب کی نامزدگی

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیق نے شاہ صاحب کی تنظیمی وابستگی اور آپ کے والد محترم سید عبدالحنان شاہؒ کی تنظیمی خدمات کے پیش نظر انہیں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کا ڈپٹی سیکرٹری برائے امور خدمت خلق نامزد کیا ہے تا کہ آپ کی بھرپور صلاحیتوں سے تنظیم فائدہ حاصل کر سکے۔

حافظ فیصل افضل شیخ' جنرل سیکرٹری AYF پاکستان

اخبار الجماعۃ

مفتی عبدالستار الحماد ﷾ کی گوجرانوالہ تشریف آوری!

گوجرانوالہ..... 20 مارچ 2016ء ممتاز عالم دین مولانا مفتی عبدالستار الحماد صاحب مبعوث دارالافتاء السعودیہ آج سہ پہر کو میاں چنوں سے گوجرانوالہ پہنچے۔ مدیر ''اہل حدیث'' جناب بشیر انصاری' حاجی محمد یعقوب اور ان کے احباب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ حاجی صاحب نے ان کے اعزاز میں ظہرانہ ترتیب دیا۔ امیر شہر قاری پروفیسر محمد سعید کلیروی بوجوہ تشریف نہ لا سکے۔ نماز عصر جامع صدیقیہ اہل حدیث ماڈل ٹاؤن میں ادا کی اور متعدد احباب نے مفتی صاحب سے ملاقات کی۔ نماز مغرب کے وقت جامع ابوبکر اہل حدیث کینال ویو کالونی پہنچے جہاں خطیب مسجد مولانا عبدالرشید اسلم اور انتظامیہ کے متعدد احباب نے انہیں خوش آمدید کہا۔ نماز مغرب مفتی صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی اور بعد ازاں ان کا خطاب شروع ہوا۔ انہوں نے ''فتنہ کیا ہے؟ اس کے اسباب اور تدارک'' پر کتاب وسنت کی روشنی میں تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ نیز خوارج اور تکفیری عناصر کی پرزور مذمت کرنے کے ساتھ ساتھ دہشت گردوں کی وارداتوں کو اسلام کے یکسر خلاف قرار دیا۔ خطاب کے بعد سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ اس اثناء میں پروفیسر محمد سعید کلیروی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ نماز عشاء بھی مفتی صاحب نے پڑھائی۔ محترم افتخار بٹ صاحب نے اپنی رہائش پر مفتی صاحب کے اعزاز میں پرتکلف عشائیہ دیا جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ 9:30 بجے مفتی صاحب کی میاں چنوں کے لیے واپسی تھی اس سے پہلے افتخار بٹ صاحب کی نئی خوبصورت اور وسیع بلڈنگ کا وزٹ کیا جو بچیوں کی تعلیم کے لیے وقف کر دی ہے۔ وہاں ایک وسیع لائبریری بھی ہوگی اور علماء کرام کا ماہانہ علمی وتحقیقی اجلاس بھی ہوا کرے گا۔ اس کے بعد کثیر احباب نے مفتی صاحب کو دعاؤں اور گرمجوشی کے ساتھ الوداع کیا۔ مدیر ''اہل حدیث'' تمام پروگراموں میں مفتی صاحب کے ہمراہ رہے۔ (نمائندہ خصوصی مقیم گوجرانوالہ)

اپیل برائے دعائے صحت

ہمارے والد محترم آج کل علیل ہیں احباب جماعت کی خدمت میں اپیل ہے کہ ان کی مکمل صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

پروفیسر ابراہیم سلفی۔ لاہور 0300-8851572

تحصیل رحیم یار خاں کی تبلیغی سرگرمیاں

زیر امارت جناب مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر رحیم یار خاں' زیر نظامت صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں:

یکم فروری..... بروز پیر بعد نماز مغرب' جامع مسجد حمید بازار تھانیوالہ میں صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

۳ فروری..... بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد اہل حدیث پرانا صادق بازار میں تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ نے درس حدیث ارشاد فرمایا۔

۵ فروری..... خطبہ جمعہ مرکزی مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار میں مولانا محمد ریحان یحییٰ نے پڑھایا۔

۷ فروری..... بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد امانت الرحمٰن دستگیر کالونی میں صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس قرآن دیا۔

۱۰ فروری..... بعد نماز مغرب چک نمبر 103/P میں مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر رحیم یار خاں نے درس حدیث دیا۔

۱۲ فروری..... خطبہ جمعہ مرکزی مسجد مبارک مسلم بازار میں پروفیسر عبدالستار ربانی صاحب نے ارشاد فرمایا۔

۱۲ فروری..... جامع مسجد القدس بستی گجر میں بعد نماز مغرب صوفی عبدالرحمٰن جٹ نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

۱۳ فروری..... مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ سٹی میں مولانا الشیخ محمد عبداللہ اشرف نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

۱۳ فروری..... مسجد اہل حدیث گرین ٹاؤن میں مولانا صوفی عبدالرحمٰن جٹ' سرپرست تحصیل رحیم یار خاں نے بعد نماز مغرب درس قرآن دیا۔

۱۶ فروری..... بعد نماز عصر مسجد اہل حدیث چک نمبر ۱۱۱ میں مولانا عبدالرحمٰن جٹ نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

۱۹ فروری..... مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار رحیم یار خاں میں مولانا شفقت رسول رندھاوا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

۱۹ فروری..... مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث سٹی رحیم یار خاں میں مولانا شفقت رندھاوا نے درس قرآن دیا

۱۹ فروری..... مسجد محمدی اہل حدیث گلی نمبر ۱۲ حبیب کالونی میں بعد نماز مغرب مولانا شفقت رندھاوا نے درس قرآن دیا۔

۱۹ فروری..... مسجد اہل حدیث زینب بھٹی کالونی میں صوفی عبدالرحمٰن نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

۲۰ فروری..... مسجد پل چک نمبر ۱۴۸ میں صوفی عبدالرحمٰن جٹ نے درس قرآن ارشاد فرمایا

۲۲ فروری..... جامع مسجد باب رحمت تھانے والا بازار میں بعد نماز عصر قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس دیا۔

۲۵ فروری..... جامع مسجد رحمانیہ بستی نور یوالی میں بعد نماز مغرب مولانا ساجد منیر نے درس دیا۔

۲۶ فروری..... خطبہ جمعہ مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) میں مولانا اکرم شہزاد نے ارشاد فرمایا۔

۲۷ فروری..... بعد نماز عصر محمدی مسجد چک نمبر 103/P میں مولانا اکرم شہزاد کا خطاب ہوا۔

۲۸ فروری..... بعد نماز مغرب مسجد امانت الرحمٰن دستگیر کالونی میں مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس قرآن دیا۔

۲۸ فروری..... جامع مسجد محمدی اہل حدیث (ماشاء اللہ مارکیٹ) میں مرزا افتخار بیگ نے درس حدیث دیا۔

صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری' تحصیل ناظم رحیم یار خاں

تبلیغی دورہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم طارق نے گذشتہ دنوں اندرون سندھ کا تبلیغی دورہ کیا' مولانا کراچی سے ''میرواگورچانی'' پہنچے جہاں انہوں نے اجتماع سے خطاب کیا۔ پھر شیخ صاحب سکھر روانہ ہوئے۔ سکھر میں پروگرام سے خطاب کے بعد شیخ صاحب نے روہڑی میں جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ اگلے دن شیخ صاحب نے موروں میں درس قرآن دیا اور شام کو مٹیاری میں تشریف لائے۔ مٹیاری میں حافظ زبیر احمد کاکا نے ان کا استقبال کیا اور جماعتی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ مٹیاری سے شیخ صاحب کراچی کے لیے روانہ ہوئے۔

منجانب: حافظ صلاح الدین کاکا۔ سیراچون کاکا

ضلعی کابینہ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کی کابینہ کا اہم اجلاس مؤرخہ 12 مارچ بروز اتوار صبح 9 بجے جامعہ عزیزیہ پل بازار ساہیوال میں حافظ ظفر اللہ خان امیر ضلع کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلع بھر سے ممبران ضلعی کابینہ اور معززین نے شرکت کی' اجلاس میں مرکز کی طرف سے ملنے والے ایک لاکھ روپے کو مستحق 5 افراد میں بیس بیس ہزار کے چیک تقسیم کیے گئے اور طے پایا کہ 23 مارچ کے حوالے سے شہداء اہل حدیث کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے شہر اور ضلع بھر میں بینرز آویزاں کیے جائیں گے اور طے پایا کہ ضلعی کابینہ کا ہر ممبر ہر ماہ جماعتی بیت المال میں پانچ صد روپے جمع کروائے گا۔

رپورٹ: قاری محمد حسن سلفی نائب امیر ضلع ساہیوال

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کا ایک اجلاس 11 مارچ بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت حافظ محمد اسلم جٹ امیر تحصیل گوجرہ جامع مسجد النور مرکز اہل حدیث ڈجکوٹ روڈ گوجرہ میں منعقد ہوا۔ حافظ عبدالباسط نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اجلاس میں 9 اپریل کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں منعقد ہونے والی بیداری ملت ڈویژنل اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی اور اس میں بھرپور شرکت کے پروگرام پر غور وخوض کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ تحصیل بھر کے تمام علماء کرام' جماعتی ذمہ داران' کارکنان سے رابطہ کر کے بسوں ویگنوں کے قافلہ کی شکل میں کانفرنس میں بھرپور شرکت کی جائے۔ اس کے لیے امیر تحصیل کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی گئی' امیر حافظ محمد اسلم جٹ نے کہا کہ پورے قافلہ کو کھانا جماعت کی طرف سے دیا جائے گا۔ اجلاس میں جماعت کے بزرگ رہنما ڈاکٹر محمد حسن کی صحتیابی کے لیے دعا کی گئی۔ اجلاس میں مولانا غلام مرتضی عابد' عابد الرحمن رندھاوا' مولانا محمد یحیٰی عزیز' صوفی محمد دین عاجز' حافظ محمد اقبال انصاری' محمد سرفراز حسن' فوجی محمد زید' حافظ عبدالباسط' مولانا سجاد ربانی' میاں محمد ارشد' شیخ خرم ودیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن' ناظم نشرواشاعت گوجرہ

سعادت عمرہ کے لیے روانگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں کے نائب امیر جناب مولانا ڈاکٹر عبدالاکبر عباسی 16 مارچ 3 بجے سہ پہر بذریعہ شالیمار کراچی کے لیے روانہ ہوگئے۔ اسٹیشن رحیم یار خاں پر احباب جماعت بالخصوص تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ' تحصیل ناظم ثناء اللہ قصوری نے دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ عباسی صاحب سعادت عمرہ کے ساتھ وہاں جماعتی ذمہ داران سے ملاقات بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ 7 اپریل 2016ء کو رحیم یار خاں واپسی ہوگی۔

صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد' تحصیل ناظم رحیم یار خاں

سیرت امام اعظم ﷺ کانفرنس

مؤرخہ 2 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام چوک علامہ احسان الٰہی ظہیر شوالہ' سوہدرہ تحصیل وزیر آباد میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین: مولانا طیب الرحمن زیدی' مولانا عبدالرزاق ساجد' مولانا عبداللہ نثار' مولانا طارق محمود یزدانی' مولانا نواز چیمہ' حافظ ذاکر الرحمن صدیقی' فیصل افضل شیخ' عبدالغنی محمدی ودیگر۔

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس حلقہ تھانہ سوہدرہ

حافظ عبدالرحمن آزاد کے حلقہ جاتی دورے

فیصل آباد..... تمام حلقوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے' تمام اجلاسوں میں امیر شہر حافظ عبدالرحمن آزاد نے شرکت کی اور بعض جگہوں پر ناظم حافظ محمد اکبر جاوید بھی ان کے ساتھ رہے۔ حافظ عبدالرحمن آزاد نے تمام حلقوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاسوں میں ہر حلقے کے امیر اور ناظم سے عظیم الشان بیداری ملت اہل حدیث ڈویژنل کانفرنس کے حوالے سے اب تک ہونے والے کام کی رپورٹ طلب کی۔ بعض حلقوں کے کام کو اچھا قرار دیا اور بعض حلقوں کی کابینہ اور خاص کر امیر اور ناظم کو مزید محنت کرنے پر زور دیا۔ امیر شہر نے کہا کہ ہر فرد کو بیداری ملت ڈویژنل اہل حدیث کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لیے بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ رابطے مضبوط کیے جائیں' ہر مسجد میں درس قرآن کا اہتمام کیا جائے اور جن مساجد میں فلیکس یا اشتہار ابھی تک نہیں لگے وہاں لگائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک کانفرنس کا مسئلہ نہیں بلکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی عزت کا مسئلہ ہے۔ ہر عہدے دار یا ورکر جو کام اپنے ذمہ لے اس کو پورا کرنے کی پوری کوشش کرے۔ اس طرح حافظ صاحب نے قاری محمد یعقوب فیصل آبادی کی مثال دی اور کہا کہ قاری صاحب نے 100 عدد فلیکس تیار کروا کے رکشوں پر لگانے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا' اس طرح ہم کو چاہیے جو وعدہ کیا جائے اس کو پورا کریں' وعدہ خلافی نہیں ہونی چاہیے۔ امیر شہر دوسری بار تمام حلقوں کا دورہ کریں گے اور مختلف مساجد میں اجلاس منعقد کیے جا رہے ہیں۔

میاں محمد طیب خادم مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد

دینی کتب کی فری تقسیم

6 مارچ بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث حویلی لکھا کے زیر اہتمام علاقہ بھر کی اہل حدیث مساجد میں ناظرۃ القرآن وترجمۃ القرآن پڑھنے والے طلبہ میں نماز نبوی' حصن المسلم اور قرآن مجید تقسیم کیے گئے۔ اس شاندار تقریب کی صدارت جناب ڈاکٹر اظہر حسن امیر حویلی لکھا نے فرمائی۔ اس موقع پر پروفیسر عبید الرحمن محسن نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ انہوں نے جماعت کے اس سنہرے اقدام کو بے حد سراہا۔

منجانب: محمد عباس کھوکھر' حویلی لکھا

اہل حدیث یوتھ فورس 62/EB کا انتخاب

اہل حدیث یوتھ فورس 62/E.B گجراں والہ کا انتخابی اجلاس 8 فروری 2016ء کو مرکز توحید والسنہ اہل حدیث میں منعقد ہوا جس میں بالترتیب.. صدر: قاضی عبدالمتین گجر۔ نائب صدر: محمد کاشف چوہان۔ جنرل سیکرٹری: محمد مزمل افضل۔ خازن: قاضی عبدالحنان گجر منتخب ہوئے۔ اجلاس کے صدر قاری بلال شاد صدر AYF تحصیل عارفوالہ اور نگران حافظ عثمان سلفی خازن AYF ضلع پاکپتن تھے۔

منجانب: شعبہ نشرواشاعت تحصیل عارفوالہ

65ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس ملکے کلاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام 2، 3 اپریل 2016ء بروز ہفتہ کی رات اور اتوار کے دن جامع مسجد قدس اہل حدیث (المعروف) مولانا فیروز دین والی ملکے کلاں سیالکوٹ میں عظیم الشان 65ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس زیر امارت قائد ملت سلفیہ جناب سینیٹر پروفیسر حافظ ساجد میر' زیر نگرانی: حضرت مولانا ملک محمد منیر اعوان امیر ضلع سیالکوٹ منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ! کانفرنس سے مولانا حافظ محمد حنیف ربانی' مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد' مولانا حافظ محمد یوسف پسروری' مولانا قاری عبدالرحیم کلیم' مولانا قاری بنیامین عابد' مولانا قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی' مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی' مولانا حافظ محمد اسماعیل عتیق' مولانا محمد ناصر مدنی' مولانا عبدالغنی محمدی' حافظ ذاکر الرحمن صدیقی' حافظ فیصل افضل شیخ کے علاوہ کانفرنس سے قائد ملت سلفیہ پروفیسر ساجد میر صاحب خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! یکم اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری ارشاد فرمائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالسمیع' ناظم نشرواشاعت تحصیل سیالکوٹ

درخواست دعائے صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ساہیوال کے رہنما محمد اسد خان لودھی کا کمسن بیٹا گذشتہ کئی دنوں سے صاحب فراش' چلڈرن ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ قارئین کرام مکمل صحت یابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: قاری محمد حسن سلفی

درس توحید وسنت

یکم اپریل 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد توحید یہ اہل حدیث محلہ کٹڑہ مائی وزیر آباد' زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب' مقرر مولانا عبدالمنان راسخ آف فیصل آباد۔

منجانب: حافظ محمد آصف' ناظم اطلاعات' وزیر آباد

دوروزہ قرآن وسنت کانفرنس

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل شور کوٹ کے زیر اہتمام 18ویں سالانہ دو روزہ قرآن وسنت کانفرنس وتقریب تکمیل بخاری شریف 15، 16 اپریل بروز جمعۃ المبارک وہفتہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوٹلہ محمد ظریف خان میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں استاذ العلماء مولانا عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء درس حدیث ارشاد فرمائیں گے۔ خطبہ جمعۃ المبارک حافظ سلطان محمود صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ ان کے علاوہ مولانا عبدالمنان راسخ، مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی، مولانا یوسف پسروری، قاری اکبر اسد، قاری محمد خالد مجاہد، قاری سیف اللہ خالد، قاری یٰسین حیدر ودیگر علمائے کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ آخر میں سرپرست جامعہ مولانا عبدالرشید حجازی جامعہ کی سالانہ کارکردگی پر روشنی ڈالیں گے۔ (نوٹ) علمائے کرام اور حفاظ کرام کی دستار بندی کی جائے گی اور امتحانات میں نمایاں کارکردگی پر طلبہ میں انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: قاری محمد حمزہ مکی، پرنسپل جامعہ ہذا، شورکوٹ سٹی

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑہ کے زیر اہتمام مؤرخہ 30 مارچ بروز بدھ سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا قاری شفیق الرحمٰن، قاری بنیامین عابد اور مولانا محی الدین کنگن پوری صاحب شرکت فرمائیں گے۔

ماسٹر قاری محمد اکرم ندیم، خطیب مسجد اہل حدیث L-32/2 اوکاڑہ

کنجاہ سٹی میں خطبہ جمعۃ المبارک

اہل حدیث یوتھ فورس سٹی کنجاہ کے زیر اہتمام 8 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد محمدی اہل حدیث کنجاہ ضلع گجرات میں حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر AYF پاکستان پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ!

الداعی: حافظ اجمل شاکر، خطیب مسجد ہذا

اگر ضرورت ہو!

جناب مولانا قاری ابوسفیان احمد شاکر ان دنوں فارغ ہیں، صرف خطبہ جمعۃ المبارک کے لیے ضرورت مند فیصل آباد اور شیخوپورہ کے احباب رابطہ کریں۔

0347-6596119 - 0343-6630461

جامعہ اسلامیہ سلفیہ جہان خاں کی سالانہ کانفرنس

کانفرنس مؤرخہ 5 مارچ 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی، موسم کی خرابی کے باوجود کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز جامعہ کے طالب علم عبدالرحمٰن کی تلاوت اور محمد یٰسین محمدی صاحب کی نعت سے ہوئی۔ پروفیسر عبدالرزاق ساجد، مولانا احتشام الحق بھوپال اور مولانا قاری احمد حسن ساجد کے خطابات ہوئے، مدارس کے حوالے سے جامعہ کے پرنسپل اور طالب علم عمر بن عبدالعزیز نے مکالماتی نظم پیش کی جس کو بے حد سراہا گیا۔ جامعہ کی طرف سے سامعین کو بہترین عشائیہ دیا گیا۔

حافظ محمد عرفان اسعد پرنسپل جامعہ ہذا

انا للہ وانا الیہ راجعون!

انتقال پرملال

سینئر صحافی نمائندہ روزنامہ ایکسپریس شاہد اقبال شیروانی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت جاوید اقبال شیروانی کے والد محترم ہیڈ ماسٹر داود خان انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ کے بعد کبوتراں والا قبرستان گوجرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنوں نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

مولانا سید عبدالغفور شاہ کا انتقال پرملال

مؤرخہ 19 مارچ کو ممتاز عالم دین مولانا سید عبدالغفور شاہ کوٹلی رائے ابوبکر ضلع قصور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم جامعہ رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل تھے جہاں سے انہوں نے جید علماء کرام اور شیوخ سے علمی فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ صاحب مرحوم تقریباً پچاس برس قبل علاقہ ٹھینگ موڑ سے کوٹلی رائے ابوبکر منتقل ہوئے تھے جہاں آپ نے ساری عمر درس وتدریس اور تبلیغی سرگرمیوں میں گذار دی۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ کوٹلی رائے ابوبکر میں شام کو ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مرحوم کے بیٹے سید کریب شاہ نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری خطاؤں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

المرسل: حافظ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

12 مارچ کو نماز عصر کے وقت مرکزی جامع مسجد اہل حدیث خورد کے دیرینہ نمازی بابا منشی خان وفات پا گئے۔ ان کا حقیقی نام مرزا اصغر بیگ تھا۔ مسجد اور قرآن پاک کی تلاوت میں بڑا وقت دیتے اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف، جنت میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! تعزیت کے لیے رابطہ: 0344-5133271

دعا گو: مرزا آفتاب اقبال، خورد ضلع جہلم

اظہار تعزیت

محمد رفیق صاحب آف گڑھا موڑ کا پوتا بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد اشرف فاروقی، حافظ والہ ملتان

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
گولڈن
نام ہی کافی ہے
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔
چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

عمرہ Govt. Lic 3968

ادا کیجئے

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش

تمام ایئر لائنز کی سستی ٹکٹیں حاصل کریں

28 21 15 یوم کے پیکج

کاروان الحدیبیہ

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

ہیڈ آفس

بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر

فاروق آباد

056 3877266

ثم محمود احمد قائم 0300 4236407

محمد ذاکر محمد نعیم 0333 4194280

امان اللہ ربانی 0301 4966505

برانچ آفس

میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک

ستیانہ روڈ جمال فضل آباد

041-8557315-16

محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422

برانچ آفس

زبیر پلازہ میاں سنٹر بالمقابل علی ٹریڈنگ ہال کھدیاں خاص

قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170

حافظ عبدالسلام 0300 6596539

محمد سعید احمد 0301 6814942

ضلع حافظ آباد میں میڈیکل کیمپ

اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے زیر اہتمام ضلع حافظ آباد کے درج ذیل مقامات پر فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے: کلیانوالہ مانگٹ نیچا کوٹ نواں بھڑی شاہ چک چٹھہ حافظ آباد مغل پورہ ڈیرہ چوہدری عارف جہانیاں سکھے کی منڈی عزیز آباد پنڈی بھٹیاں جلالپور بھٹیاں حاجی آبادی کالیکی منڈی چک سجادہ وغیرہ میں تقریباً چار ہزار کے قریب مریضوں نے استفادہ کیا۔ میڈیکل کیمپوں میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کی خدمات حاصل کی گئیں اور تمام مریضوں کو فری ادویات اور عقیدہ کے موضوع پر پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔ حافظ محمد عمران تبسم صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کی کوششوں سے یہ کیمپ انعقاد پذیر ہوئے۔ منجانب: انور نعیم سیکرٹری نشر و اشاعت AYF

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ (12) کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

- پیارے نبیؐ کی پیاری سنتیں
- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز
- شادی بیاہ کے مسنون طریقے
- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
- مسنون رکعت تراویح
- طریقۂ طہارت وصلوٰۃ
- اثبات رفع الیدین
- مسائل رمضان المبارک
- آداب نماز
- مسائل زکوٰۃ
- قرآنی و مسنون دعائیں
- حرزِ اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فورکلر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہلحدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

نوٹ دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ **رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔**

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

الحمد للہ

F.A اور B.A میں ساہیوال بورڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے مسلسل پوزیشنز لینے کا اعزاز

F.A کے نتائج

2010	ضلع بھر میں اول
2011	ضلع بھر میں دوم
2013	بورڈ میں اول، سوم اور چہارم
2014	بورڈ میں دوم اور سوم
2015	بورڈ میں اول

B.A کے نتائج

2012	ضلع بھر میں اول
2013	ضلع بھر میں اول اور دوم
2015	ضلع بھر میں اول

داخلہ شروع ہے

ایف۔اے اور بی۔اے کے ساتھ

دین اسلام کی تعلیم دینے والا **مثالی ادارہ**

(فار بوائز) اوکاڑا

الفرقان کالج

الفرقان

خصوصیات

- عربی زبان پڑھنے کے ساتھ لکھنے کی صلاحیت پیدا کرنا
- انگریزی زبان پر خصوصی توجہ
- Spoken English کورس کا خصوصی اہتمام
- انگریزی گرامر کی خصوصی تعلیم
- ماسٹر ڈگری ہولڈر سٹاف
- سہولیات کے ساتھ ساتھ ماحول کی دلچسپی
- مستحق طلباء کیلئے تمام سہولیات مع تعلیم بالکل فری

آغاز داخلہ یکم اپریل تا 28 اپریل 2016ء

کلاس کا آغاز 2 مئی 2016ء

0321-6969222 Jami Ave

نوٹ BA میں پنجاب یونیورسٹی سے سہ سالہ مسلسل طلباء میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کا تعلق الفرقان کالج سے ہے۔ ایجوکیشن یونیورسٹی ملتان، ایجوکیشن یونیورسٹی اوکاڑہ، بی زیڈ یونیورسٹی ملتان، علامہ اقبال یونیورسٹی اسلام آباد، پنجاب یونیورسٹی لاہور، بہاؤالدین

دینی اور عصری علوم کے حسین امتزاج کا منفرد ادارہ

مرکز ابن مسعودؓ الاسلامی

(ابن مسعودؓ اسلامک سنٹر)

اعلان داخلہ

والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل اور بہترین تعلیم وتربیت کیلئے مرکز ابن مسعودؓ الاسلامی کا انتخاب فرمائیں۔

خصوصیات و امتیازات

محدود نشستیں

① پانچ سالہ درس نظامی ② وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات کا اہتمام ③ نحو وصرف کے اجراء اور ادب وانشاء کی طرف خصوصی توجہ
④ میٹرک۔ایف۔اے، بی۔اے کی تعلیم (لازمی) ⑤ کمپیوٹر تعلیم ⑥ بی۔اے (۲۰۱۵-۲۰۱۴) کا شاندار سو فیصد رزلٹ
⑦ طلباء کی تقریری وتبلیغی تربیت کیلئے ہفتہ وار بزم ادب اور ماہانہ مناظرہ ومقابلہ جات کا اہتمام ⑧ فنِ تحریر کی عملی تربیت کے لئے مجلّہ (نداء المرکز) کا اجراء
⑨ خوبصورت لائبریری اور اخبارات ورسائل کا انتظام ⑩ نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کے لئے خصوصی انعامات اور ماہانہ سکالرشپ
⑪ محنتی اور قابل سٹاف ⑫ پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول ⑬ قیام وطعام کا بہترین معیاری انتظام
⑭ درسی کتب اور علاج ومعالجہ کی مفت فراہمی ⑮ لوڈشیڈنگ کا متبادل انتظام

• میٹرک پاس یا میٹرک کے امتحان سے فارغ طلباء داخلہ کے اہل ہیں۔
داخلہ 5 اپریل 2016 سے شروع ہوگا اور نئی کلاسز کا آغاز یکم مئی 2016 سے کیا جائے گا۔
ان شاء اللہ

مدیر المرکز
مولانا محمد شفیق مدنی محفظہ اللہ

ایڈریس رابطہ
J3/504 جوہر ٹاؤن نزد ایکسپو سنٹر لاہور
0300-4458717, 0331-4597493

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	حواس باختہ ہونا	منہ کے چھالے	ہچکی	خاموش جنون	نکسیر	بلڈ پریشر	السر
شقیقہ	سکتہ	منہ سے بدبو	شوگر	تلخ جنون	کیرہ	دل کا ڈوبنا	اماس
بے خوابی	اندھرا تا	رال بہنا	سوکڑا	اعضاء کا سن ہونا	دمہ	دل کا درد	دائمی قبض
نسیان	نظر کی کمزوری	لکنت	بول بستری	سرسام	تپ دق	دل کا دورہ	آنتوں کے زخم
سر چکرانا	بہرا پن	جلد کا پھٹنا	مرگی	ٹینشن	ٹی بی	دل کا والو بند ہونا	سنگر ہنی
خواب میں ڈرنا	بند نزلہ	بھوک بند ہونا	رعشہ	کڑل پڑنا	کالی کھانسی	بھوک کی زیادتی	قولنج

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0975-228985374

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9

رابطہ نمبر
0345-7545119
0313-7545119

www.hakeemkarimBhatti.com
حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

بمقام

جامعہ علوم اثریہ جہلم

بتاریخ

4 سوموار — **5** منگل

اپریل 2016

صبح 8 بجے
شام 6 بجے

15 واں سالانہ

آنکھوں کے عطیات اور آپریشن کا

فری آئی کیمپ

- جس میں بین الاقوامی شہرت یافتہ تجربہ کار آئی سپیشلسٹ آئی آنکھوں کا معائنہ اور آپریشن کریں گے۔
- تمام مستحق مریضوں کو آپریشن کے ذریعے آئی۔او۔ایل (IOL) بھی فری لگایا جائے گا۔
- دوران علاج دوائیں رہائش اور کھانا بلا معاوضہ مہیا کیا جائے گا۔

نوٹ: آپریشن والے مریض بستر اور برتن ہمراہ لائیں۔

بتعاون

البصر انٹرنیشنل فاؤنڈیشن

زیر انتظام

الابرار آئی ہسپتال ملیر کراچی

اہتمام

- مرکزی جمعیۃ اہل حدیث جہلم
- انجمن اہل حدیث
- اہل حدیث یوتھ فورس
- اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن

0544-[illegible] 613672 [illegible] 613670 [illegible] 613671-84

مرکزی جمعیت اہلحدیث اروپ ٹاؤن تحصیل و ضلع ملتان کے زیر اہتمام
13 ویں سالانہ
عظیم الشان
عظمت مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
کتاب و سنت کی روشنی میں
فرقہ واریت قطع برادر
بیاد
شیخ الاسلام
محمد رفیق
رشید احمد
عبدالقدیر
محمد خلیق ربانی
حافظ ابوبکر صدیق اہلحدیث تلونڈی کھجوروالی
9 اپریل 2016 بروز
بعد از نماز ہفتہ عشا
نوٹ
قرآن مجید مکمل کرنیوالے طلبا کی دستار بندی ہوگی
زبیر اشرف
علی حسن
محمد داؤد
فارس یاسر
جواد حسن
ابوسفیان
سلمان شفیق
ابزار اشرف
فیضان اشرف
ابزار ریاض
احسن علی
احمد حسن
عبداللہ صغیر
شہریر عباس
محمد مشتاق
احسان اللہ
محمد مرتضیٰ
احمد نواز
خطیب پاکستان
شیر پنجاب
حضرت مولانا
منظور احمد
آف گوجرانوالہ
قائم مقام امیر شریعت
عبدالمتین
اسامہ شریف
ترجمان کتاب و سنت
مقرر شیریں بیان
سیف اللہ خالد
آف ملتان
حذیفہ
فدا الرحمن
ناصر مدنی
آف لاہور
ملک محمد اشرف
ملک محمد نذیر
مولانا احمد نواز ہزاروی
0344-6625108
0321-6404018
انتظامیہ مسجد ھذا
تلونڈی کھجوروالی

چلو چلو دھوبی گھاٹ چلو • چلو چلو دھوبی گھاٹ چلو • چلو چلو دھوبی گھاٹ چلو

اقبال پارک (مقابل جامعہ) دھوبی گھاٹ فیصل آباد

خصوصی خطاب
قائد اہلحدیث
پروفیسر حافظ ساجد حسن صاحب
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

مولانا عبدالرحمن آزاد
حافظ محمد یوسف انور صاحب
پروفیسر مولانا عبدالستار حامد صاحب
امیر مرکزیہ پنجاب
جناب حافظ محمود عباس صاحب
ناظم اعلیٰ مرکزیہ پنجاب

بیداری ملت ڈویژنل

اہلحدیث کانفرنس

عظیم الشان

9 اپریل 2016

بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

ان شاء اللہ

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

مولانا عبدالرشید حجازی صاحب
امیر مرکزیہ ضلع فیصل آباد

مولانا محمد اکبر جاوید صاحب
مولانا محمد نعیم بٹ صاحب
سید بطین شاہ نقوی صاحب
محمد یوسف پسروری صاحب
علامہ محمد شفیق پسروری خاں صاحب
محمد حنیف ربانی صاحب
قاری محمد خالد مجاہد صاحب
عبدالباسط خوبی صاحب
طارق محمود زیدی صاحب
عبدالرحیم کلیم صاحب
محمد یونس ربانی صاحب

محقق العصر علامہ ارشاد الحق اثری صاحب
محمد طیب معاذ صاحب
پروفیسر محمد یٰسین ظفر صاحب
نجیب اللہ طارق صاحب
عبدالحفیظ فیصل آبادی صاحب
عتیق الرحمن شاہ صاحب
ذاکر الرحمان صدیقی صاحب
محمد یعقوب فیصل آبادی صاحب
عبدالصمد معاذ صاحب
یٰسین بلوچ صاحب
منظور الٰہی صاحب

سینئر نائب ناظم	نائب امیر	نائب امیر	نائب امیر
عبدالغفار ثاقب صاحب	عبداللطیف صاحب	ثناء اللہ ثاقب صاحب	نعیم احمد نعیم صاحب
نائب ناظم	**نائب ناظم**	**نائب ناظم**	**ناظم تعلیمات**
محمد انس مدنی صاحب	محمد سلیم جباری صاحب	حافظ محمد شفیق ظہیر صاحب	ڈاکٹر محمد سعید صاحب
ناظم مالیات	**نائب ناظم**	**ناظم تبلیغ**	**ناظم طبع تالیف**
محمد اسحاق صاحب	محمد اشرف غوری صاحب	حبیب الرحمن حلیم صاحب	عبدالحی انصاری صاحب
ناظم نشر واشاعت	**ناظم سیاسیات**	**ناظم اطلاعات**	
محمد سعید فاروقی صاحب	محمد اعجاز بیگ صاحب	محمد یاسر بٹ صاحب	

صدر اہلحدیث یوتھ فورس فیصل آباد	جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس فیصل آباد
محمد طیب ربانی صاحب	محمد انور نعیم صاحب

0300-6635278
0333-6508593

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث یوتھ فورس سٹی فیصل آباد

اسلامک پرنٹرز
0300-7232734

Weekly AHL-E-HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

دہشت گردی کے خلاف امن کا پیغام ★ فرقہ واریت کے خلاف اتحاد کا پیغام ★ تشدد کے خلاف محبت اور اعتدال کا پیغام
تحفظ حرمین شریفین کا پیغام ★ استحکام پاکستان کے عزم کا پیغام

خطاب خصوصی
پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب حفظہ اللہ
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

خطاب خصوصی
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ
MNA
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

زیر اہتمام
مرکزی جمعیت اہلحدیث
مقام
دھوبی گھاٹ گراؤنڈ فیصل آباد

بیداری اہلحدیث کانفرنس

ان شاء اللہ
چھٹی ڈویژنل
تاریخ ساز
عظیم الشان
بتاریخ

9 اپریل 2016 ہفتہ بعد نماز مغرب

زیر صدارت
حضرت مولانا حافظ عبدالستار حامد صاحب

زیر نگرانی
حضرت مولانا مبشر احمد ربانی صاحب

زیر نظامت
جناب شیخ حافظ کفایت اللہ شاکر صاحب

زیر سرپرستی
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب

زیر قیادت
حضرت مولانا محمود عباس صاحب

ناظم کانفرنس
حافظ عبدالرشید حجازی صاحب

تلاوت قاری نوید الحسن لکھوی
نعت جناب مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحب
جناب فداء الرحمن طیب صاحب
جناب مولانا منظور احمد شاہر بن محمد رمضان یحییٰ صاحب

مولانا محمد ابرار ظہیر صاحب
حافظ عمران تبسم صاحب

عبدالرحمن آزاد | محمد اسلم خاں | عبدالغفور | طارق عباسی | محمد اکبر | نعیم الحق | محمد اسلم حنیف | محمد ایوب | حافظ منظور الٰہی

ضلعی و علاقہ کے عہدیداران فیصل آباد و ورجن

مہمانان خصوصی

قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی
سید محمد سبطین شاہ (مہمان)
قاری محمد حنیف بابی
پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد (مقرر ان)

حافظ عبدالباسط شجاع پوری
حافظ محمد یوسف پسروری
حافظ عبدالعلیم زیدانی
رانا محمد شفیق خالد پسروری

حافظ طارق محمود چنیوٹی
قاری خالد مجاہد
پروفیسر عبدالرزاق ساجد
حافظ ذاکر الرحمن صدیقی

محمد سلیمان
محمد یونس آزاد
محمد حماد
محمد یٰسین بلوچ
عتیق الرحمن شاہ
مولانا داد علی
عبدالصمد غازی

محمد دین ندیم
عبدالرحیم کلیم
محمد یعقوب فیصل آبادی
عبدالمنان راجح
فیصل افضل شیخ
محمد اسحاق

قاری عصمت اللہ زاہد
ثناء اللہ

مہمانان خصوصی

محمد یوسف انور
ارشاد الحق اثری
محمد یٰسین ظفر
محمد طیب سعد
نجیب اللہ سدی
محمد یونس مہر
مسعود عالم
محمد شریف

عبداللہ امجد
عتیق اللہ سلفی
عبدالعزیز راشد
محمد اسحاق قمر
محمد اسحاق
عبدالحی
عبداللطیف

محمد ارشد
سعید احمد
منیر احمد
اشرف جاوید
بشیر احمد
حنظلہ طور
محمد فضل عتیق
ابراہیم اللہ طور
محمد عثمان

افتخار احمد فراز
محمد آصف
عبداللہ نور

عمر حیات
محمد انور
محمد علی حلیم
قاسم خان
محمد اشرف
محمد یوسف نور
محمد اسلم
محمد افضل
عبدالستار
قاری محمد سعید

احسان العزیز
عبدالعزیز
عبدالصمد

عالمگیر عبدالرحیم
عبداللطیف
عبدالرزاق
طارق ڈاہر
محمد داؤد
عبدالغفار
محمد اقبال فاروقی
شہزاد مختار
محمد یوسف
محمد اشرف

طیب بابی
انور نعیم
عبیداللہ فضل

منجانب
شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

0300-6207801
0300-4473973
0336-7772580
042-37721714

عبدالستار پرنٹنگ پریس شیخوپورہ روڈ فیصل آباد 4110657 0300-9354701